عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد ۶ ۔ شمارہ ۴۰

قادیانیوں کا عبرتناک انجام

ایک پرانے مناظرے کی دلچسپ روداد

چک ۲۰ ملکوال، باغو بہار خان پور

اور مردان میں قادیانیوں کا قبول اسلام

حدود آرڈیننس کیخلاف ملحدوں کی غوغا آرائی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا ایک اہم مضمون

در گوہرِ رسالت مآب میں حاضری کا دن

امریکی قونصل جنرل ربوہ کیوں گیا؟

مناقب اصحاب محمد

صلی اللہ علیہ وسلم

ہم
نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی [پورسلین] کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں
چینی کے برتن
آج کے دور میں
ہر گھر کی ضرورت
ایک بار آزمایئے
استعمال میں اعلیٰ ــــ چلنے میں دیرپا
دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ ــــ ۲۵/بی سائٹ کراچی ـ فون نمبر ۲۹۱۴۳۹

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام
دواخانہ
ختم نبوۃ
سابقہ : چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء
الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]
چشتی، نقشبندی، مجددی
رجسٹرڈ کلاس اے
ھُوالشافی ــــ افتخار الاطباء
○ غربا کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت
○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کریں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے
○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔
اوقات مطب
موسم گرما ۷ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء
موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء
جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات
دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/او سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۶۷۵

ہفت روزہ
کراچی
ختم نبوۃ
انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶ | ۲۹ رجب تا ۵ شعبان المعظم ۱۴۰۸ھ - ۱۸ تا ۲۴ مارچ ۱۹۸۸ء | شمارہ نمبر ۴۰

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۵ روپے
سہ ماہی -/۳۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ — ۴۲۵ روپے
افریقہ — ۳۷۵ روپے
یورپ — ۳۷۵ ″
ایشیا — ۳۷۵ ″

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دار العلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف چترالی
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شاکر گوندل
مری — قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور — محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر/کلورکوٹ — حافظ غلام مصطفیٰ قاسمی
جھنگ — غلام حسین
ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی
پشاور — مولانا نور الحق نور
لاہور — طاہر رزاق، مولانا کریم بخش
مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد
لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان — محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ — محمد متین خالد
ملتان — عطاء الرحمٰن
سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) — نذیر احمد طارق
گجرات — چوہدری محمد خلیل

بیرون ممالک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل شیخ • اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا —
امریکہ — چوہدری محمد شریف گوندل • ڈنمارک — محمد ادریس • ٹورنٹو — حافظ سعید احمد
دبئی — قاری محمد اسمٰعیل • ناروے — میاں اشرف • ایڈمنٹن — عامر رشید
ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ — محمد بشیر افریقی • مونٹریال — آفتاب احمد
لائبیریا — ہدایت اللہ شاہ • مارشس — محمد اخلاص احمد • برما — محمود یوسف
باربڈوس — اسمٰعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ — اسمٰعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ — اے. کیو. انصاری • ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ — محمد اقبال • بنگلہ دیش — گل الدین خان •

ایڈیٹر/پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا ـــ طابع: سید شاہد حسن ـــ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ـــ مقام اشاعت: ۴/۲ اے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

قسم توڑنا

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

ترجمہ: بے شک وہ لوگ جو اللہ کے عہدوں اور اپنی قسموں کے بدلہ تھوڑا حصہ مول لے لیتے ہیں تو یہی لوگ ہیں کہ ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ نہ اللہ ان سے بات کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا۔ ان کے لیئے دردناک عذاب ہے۔

(سورہ آل عمران: رکوع ۸)

سیدنا عثمان غنیؓ

حضرت عبد الرحمٰن بن خبابؓ کی روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایسے وقت حاضر ہوا جبکہ آپ (منبر پر تشریف فرما تھے اور) جیش عسرہ (غزوۂ تبوک) کے لیئے مدد کرنے کی لوگوں کو ترغیب دے رہے تھے، تو عثمانؓ کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہؐ! میرے ذمہ ہیں سو اونٹ مع نمدوں اور کجاووں کے (یعنی میں سو اونٹ پیش کروں گا مع پورے ساز و سامان کے) فی سبیل اللہ (حدیث کے راوی عبد الرحمٰن بن خبابؓ بیان کرتے ہیں کہ) اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لشکر کی مدد کے لیئے لوگوں کو ترغیب دی تو پھر عثمانؓ کھڑے ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہؐ! میرے ذمہ ہیں (مزید) دو سو اونٹ مع نمدوں کے اور کجاووں کے فی سبیل اللہ۔ اس کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کی امداد کے لیئے اپیل فرمائی اور ترغیب دی تو پھر (تیسری مرتبہ) عثمانؓ کھڑے ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہؐ! میرے ذمہ ہیں (مزید) تین سو مع نمدوں اور کجاووں کے فی سبیل اللہ۔ (عبد الرحمٰن بن خبابؓ کہتے ہیں کہ) میں نے دیکھا کہ رسول اللہؐ منبر سے نیچے اتر رہے تھے اور فرماتے تھے "ما علی عثمان ما عمل بعد هذه" (یعنی عثمان اپنے اس عمل اور اس مالی قربانی کے بعد جو عمل کریں اس سے ان کو کوئی نقصان نہیں پہونچے گا) یہ بات آپ نے مکرر ارشاد فرمائی۔

(جامع ترمذی)

گمراہ کرنے والے کو تعزیراً قتل کرنے کا جواز

حضرت مولانا جلال الدین صاحب تھانیسری رحمہ اللہ کے ذکر کے سلسلے میں فرمایا کہ تھانیسر میں ہندوؤں کے میلہ میں ایک جوگی جو بہت مرتاض اور صاحب ریاضت تھا، آتا اور زمین میں ایک جگہ غوطہ لگاتا اور دوسری جگہ نکلتا۔ حضرت تھانیسری نے فرمایا مجھے وہاں لے چلو، میں بھی اسے دیکھوں گا چنانچہ لوگوں نے لے جاکر حضرت کو اس کے مرکز پر کھڑا کر دیا جب اس نے حسب معمول غوطہ لگایا، غوطہ لگاتے ہی زمین پھٹ گئی اور وہ غائب ہو گیا حضرت نے جھٹ اپنا قدم مبارک اس موقع پر رکھ دیا۔ اب جوگی صاحب نہیں نکلتے۔ وہ وہیں زمین کے اندر رہ کر مر گیا۔ وہ تو ختم ہو گیا اور آپ اپنا کام کر کے چلے آئے۔ ایسے صاحب خوارق بزرگ تھے۔

ایک صاحب نے استفسار کیا کہ اس جوگی کو جو اس تصرف سے ہلاک کر دیا تو قتل کا گناہ تو نہ ہوا ہوگا۔

فرمایا کہ اول تو اس کا موحد ہونا ثابت نہیں پھر ایسے گناہ کرنے والے کو تعزیراً امام قتل بھی کر سکتا ہے۔

(الافاضات الیومیہ صفحہ ۱۸۸ ج ۹)

حضرت حکیم الامت تھانویؒ

قاضی احمد میں قادیانیوں کے ہاتھوں ایک مسلمان کی شہادت

کیا قادیانیوں نے مرزا طاہر کی ہدایات پر عمل شروع کر دیا؟

> اس شمارے کے لیے "امریکی قونصل جنرل کی ربوہ آمد" پر اداریہ لکھا گیا تھا کہ اچانک قاضی احمد کا یہ واقعہ رونما ہوگیا۔ اس لیے وہ اداریہ آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیں ——— (ادارہ)

خبر ملی ہے کہ قاضی احمد میں ضلع نواب شاہ میں قادیانیوں نے ایک مسلمان طالب علم قربان علی شیخ کو شہید کر دیا ——— انا للہ وانا الیہ راجعون

وہاں سے موصولہ اطلاعات کے مطابق منزل گاہ سکھر کے چار طلبار محمد ابراہیم، قربان علی شیخ، نثار احمد اور گل احمد ۱۸ فروری بروز جمعرات حیدر آباد کے لیے روانہ ہوئے، جہاں انہوں نے مدرسہ مفتاح العلوم کی ختم بخاری شریف کی تقریب میں شریک ہونا تھا۔ راستہ میں ایک طالب علم نثار احمد کے پیٹ میں درد ہوا، چاروناچار وہ طبی امداد دینا کرنے کی غرض سے قاضی احمد اتر گئے، اور کوئی میڈیکل اسٹور تلاش کرتے ہوئے اس پر پہنچے۔ جس اسٹور پر پہنچے وہ ایک قادیانی ڈاکٹر عزیز کا تھا۔ ان طلبار کے پاس رد قادیانیت کا لٹریچر تھا۔ ڈاکٹر نے پوچھا کہ یہ تم لوگوں کے پاس کیا ہے؟ طلبار نے کہا کہ "یہ رد قادیانیت کا لٹریچر ہے جن میں جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کو خود اس کی تحریرات سے جھوٹا اور دجال ثابت کیا گیا ہے ان میں یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا قادیانی نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ کئی مدنی رسول میں ہی ہوں وغیرہ وغیرہ۔"

مسیلمہ پنجاب کے اس پیروکار ڈاکٹر نے چھوٹتے ہی گالیاں بکنا شروع کر دیں، جس پر طلبار نے اسے روکا کہ زبان کو سنبھال ——— لیکن چونکہ اس کی دکان پر کچھ اور قادیانی بھی بیٹھے ہوئے تھے اس لیے یہ معاملہ بڑھ گیا اور ہاتھا پائی تک نوبت آگئی۔ ڈاکٹر مذکور....... نے قربان علی شیخ کو کمر سے پکڑ کر نیچے گرا لیا اور دوسرے قادیانیوں عبدالاعلیٰ اور کریم بخش نے (جن میں عبدالاعلیٰ ڈاکٹر مذکور کا لڑکا ہے) چاقو سے قربان علی کی گردن پر کاری ضرب لگائی۔

اسی اثنار میں شور مچ گیا، لوگوں نے جمع ہو کر بیچ بچاؤ کرا دیا۔ وہ طلبار وہاں سے چلے تاکہ اپنے زخمی ساتھی کا علاج کرائیں لیکن وہ تھوڑی دور جا کر گر گیا اور وہیں اس نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ سنا ہے کہ اس باہمی چپقلش میں قادیانی ڈاکٹر کو بھی کچھ ضربات آئیں۔ اس جھگڑے اور شور کی وجہ سے کچھ اور قادیانی بھی وہاں آگئے جو ایک طالب علم نثار کو گھسیٹ کر لے گئے، ان کا نام ڈاکٹر جمیل اور علی مراد بتایا جاتا ہے۔ وہ طالب علم ابھی تک گم ہے اور خیال ہے کہ اسے بھی قادیانیوں نے شہید کر دیا ہے۔

ہم نے انہی کالموں میں قادیانی پیشوا مرزا طاہر کے اس اعلان کے بعد کہ

۱ ——— صوبہ سندھ میں افغانستان کے حالات پیدا ہو جائیں گے۔

۲ ——— طبل جنگ بج چکا ہے۔

پہلے ہی خبردار کر دیا تھا کہ مرزا طاہر نے کھلی جنگ کی دعوت دے دی ہے۔ اس کے بعد گذشتہ سال قادیانیوں کی مسلح تنظیم "خدام الاحمدیہ" کے نام ایک پیغام میں مرزا طاہر نے یہ کہا تھا کہ:- "غیر اللہ کے تمام قلعوں کو سر کرتے چلے جانا آپ کا نصب العین ہے۔ آج آپ کے سپرد یہ مقدس فریضہ سونپا گیا ہے کہ باطل کے ہر قلعے (قادیانیوں کے سوا) کو حق کے لیے فتح کرے اس کے بلند ترین برجوں پر ازلی صداقتوں کے جھنڈے نصب کریں۔"

(سووینئر ۸۶ — ۱۹۸۷ صفحہ ۹ کراچی) بانی صفحہ پر

حضور تاجدارِ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت وشفقت

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہٗ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مخلوق ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کی عیال ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کو وہ شخص بہت محبوب ہے جو اس کی عیال کے ساتھ احسان کرے۔"

فائدہ: مخلوق کے اندر مسلمان، کافر، انسان، حیوان سب ہی داخل ہیں۔ ہر مخلوق کے ساتھ احسان کا برتاؤ کرنا اسلام کی تعلیم ہے اور اللہ جل شانہٗ کو محبوب ہے۔ پہلی فصل کے نمبر ۱ پر یہ حدیث گذر چکی ہے کہ ایک فاحشہ عورت کی اس پر بخشش ہو گئی کہ اس نے پیاسے کتے کو پانی پلایا۔ دوسری فصل کی نمبر ۸ پر یہ حدیث گذری ہے کہ ایک عورت کو اس بنا پر عذاب ہوا کہ اس نے ایک بلی پال رکھی تھی اور اس کو کھانے کو نہ دیا۔

جب جانوروں کا یہ حال ہے تو آدمی تو اشرف المخلوقات ہے، اس پر احسان اور اچھے برتاؤ پر کیا کچھ اجر ہوگا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مشہور ارشاد ہے۔ ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء۔ تم زمین پر رہنے والوں پر رحم کرو۔ تم پر آسمان والے رحم کریں گے دوسری حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص آدمیوں پر رحم نہیں کرتا، اللہ جل شانہٗ اس پر رحم نہیں فرماتے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ رحم اسی شخص کے دل سے نکالا جاتا ہے جو بدبخت ہو۔ (مشکوٰۃ)

خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی دنیا کے لیے رحمت تھی۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک واقعہ اس کی شہادت دیتا ہے۔ امت کے لیے ضروری ہے کہ حضورؐ کی زندگی کے واقعات کی تحقیق کرے اور اس کا اتباع کرے حق تعالیٰ شانہٗ کا پاک ارشاد ہے وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین۔ (انبیاء۔ رکوع ۸) اور ہم نے آپ کو اور کسی بات کے لیے نہیں بھیجا مگر دنیا جہان کے لوگوں پر مہربانی کرنے کے لیے۔" حضرت ابن عباسؓ اس آیت شریفہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جو لوگ حضورؐ پر ایمان لے آئے ان کے لیے تو آپؐ کا وجود دنیا و آخرت کی رحمت ہے ہی لیکن جو لوگ ایمان نہیں لائے ان کے لیے بھی آپؐ کا وجود اس لحاظ سے رحمت ہے کہ وہ پہلی امتوں کی طرح دنیا کے عذاب، مسخ ہو جانے سے، زمین میں دھنس جانے سے، آسمانوں سے پتھر برسنے سے محفوظ ہو گئے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے حضورؐ سے درخواست کی کہ قریش نے مسلمانوں کو بہت اذیت پہنچائی بہت نقصانات دیئے۔ آپؐ ان لوگوں پر بددعا فرمائیں حضورؐ نے فرمایا کہ میں بددعائیں دینے کے لیے نہیں بھیجا گیا، میں لوگوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔" اور بھی متعدد روایات میں یہ مضمون وارد ہوا ہے (در منثور) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے طائف کے سفر کا جانگداز واقعہ حکایات صحابہؓ کے شروع میں لکھ چکا ہوں کہ ان بدبختوں نے کتنی سخت سخت تکلیفیں پہنچائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک سے خون جاری ہو گیا اور اس پر اس فرشتے نے جو پہاڑوں پر متعین تھا، آکر درخواست کی کہ اگر آپؐ فرما دیں تو دونوں جانب کے پہاڑوں کو ملا دوں جس سے یہ سب بیچ میں کچل جائیں گے۔ تو حضورؐ نے فرمایا کہ مجھے اللہ کی ذات سے امید ہے کہ اگر یہ لوگ مسلمان نہ بھی ہوں تو ان کی اولاد میں سے کچھ لوگ اللہ کا نام لینے والے پیدا ہو جائیں گے۔

احد کی لڑائی میں جب حضورؐ پر سخت حملہ کیا گیا اور حضورؐ کا دندان مبارک شہید ہو گیا تو لوگوں نے کفار پر بددعا کی درخواست کی۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا! یا اللہ! میری قوم کو ہدایت فرما کہ یہ لوگ ناواقف ہیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپؐ بھی حضرت نوح علیہ السلام کی طرح بددعا فرما دیتے تو ہم سب کے سب ہلاک ہو جاتے کہ آپؐ کو ہر قسم کی تکلیفیں پہنچائی گئیں، لیکن آپؐ ہر وقت یہی فرماتے رہے کہ یا اللہ! میری قوم کی مغفرت فرما کہ وہ جانتے نہیں۔

قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ ان حالات کو بڑے غور سے دیکھنا چاہیے کہ کس قدر حضورؐ کا حلم اور اخلاق کا اعلیٰ نمونہ اور جود و کرم کی انتہا ہے کہ ان سخت سخت تکلیفوں پر حضورؐ کبھی مغفرت کی، کبھی ہدایت کی دعائیں ہی کرتے رہے۔

غوات بن حارث کا مشہور واقعہ ہے کہ جب ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تنہا سو رہے تھے، وہ تلوار ہاتھ میں لے کر حضور اقدسؐ کے پاس پہنچ گیا اور حضورؐ کی آنکھ اس وقت کھلی جب کہ وہ تلوار سونتے ہوئے پاس کھڑا تھا۔ اس نے للکار کر کہا کہ بتا اب تجھے بچانے والا کون ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اللہ جل شانہٗ۔ حضورؐ کا یہ ارشاد فرمانا تھا کہ اس کے ہاتھ کو کپکپی ہوئی اور تلوار ہاتھ سے گر گئی، حضورؐ نے وہ تلوار اپنے دست مبارک میں لے کر فرمایا کہ اب تو بتا کہ تجھے بچانے والا کون ہے؟۔ وہ کہنے لگا کہ آپ بہترین تلوار لینے والے ہیں (یعنی معاف فرمائیں) حضورؐ نے معاف فرمایا۔

یہودی عورت کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دینے کا واقعہ بھی مشہور ہے اور اس عورت نے اس کا اقرار

باقی صفحہ ۲۰ پر

مسجد کی تعمیر
میں حصہ لیجئے تعمیراتی سامان مثلاً سریا، سیمنٹ
مار بل اور نقد عطیات کے ذریعے صاحب خیر
حضرات کیلئے جنت خریدنے کا بہترین موقع
رابطہ کیلئے
مسجد اقصیٰ اسپارکی ولی ایل ٹاؤن منظور کالونی کراچی
فون نمبر ۵۰۲۶۶۵۰ ــــــــ حاجی محمد صادق
[illegible]

ایک سلسلہ وار مضمون

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات یا پیش گوئیاں

مولانا احمد سعید دہلوی ؒ

صحیحین میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بہت جلد میری امت کے لوگ انماط یعنی عمدہ فرش بچھائیں گے"۔ چنانچہ یہ پیشین گوئی صادق آئی کہ صحابہؓ کرام پہلے بہت غریب اور مفلس تھے بعد میں مالدار ہوئے، اور اچھے اچھے کپڑے ان کو میسر آئے، خود اس روایت کے راوی حضرت جابرؓ کے گھر میں اس قسم کے اچھے بچھونے تھے۔ جب اُن کی بیوی ان اچھے کپڑوں کو بچھانا چاہتیں تو حضرت جابرؓ یہ کہہ کر انہیں منع فرما دیتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ میری امت کے امیرانہ فرش ہو جائیں گے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی ہے اور امیرانہ چیز اچھی نہیں ہے۔ لیکن جابرؓ کی بیوی کہتیں کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھے فرش پر بیٹھنے کی خبر دی ہے تو اس کے مطابق ہم کو بیٹھنا چاہیئے کہ یہ خدا کا انعام ہے۔

صحیحین میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کذاب کے حق میں فرمایا کہ "خدا تعالیٰ اس کو ہلاک کرے گا"۔ مسیلمہ قبیلہ بنو حنیفہ کا ایک شخص تھا، اس نے مدینہ میں آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہلا بھیجا کہ اگر آپ اپنے بعد حکومت میرے نام کر دیں تو میں آپ کا اتباع کروں گا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں درخت کی ایک شاخ تھی، آپ نے اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ مسیلمہ یہ شاخ بھی اگر مجھ سے مانگے گا تو نہیں دوں گا۔ مسیلمہ یہ سن کر مدینہ سے چلا گیا اور نبوت کا دعویٰ کیا، چنانچہ اس کے حق میں رسول صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیش گوئی فرمائی کہ وہ مارا جائے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہزاروں آدمی اس کی جھوٹی نبوت کے قائل ہو گئے تھے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد ابن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک لشکر مسیلمہ سے لڑنے کے لیے بھیجا۔ خالد بن ولیدؓ فتحیاب ہوئے اور مسیلمہ اسی لڑائی میں مارا گیا اور پیش گوئی صادق ہوئی۔

وہ پیش گوئیاں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوئیں، اور بغیر دیکھے آپؐ نے انکی خبر دے دی

بخاری میں انس ابن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید، جعفر اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کا حال خبر آنے سے پہلے ہی لوگوں کو سنا دیا، آپؐ نے فرمایا کہ زیدؓ نے جھنڈا لیا اور شہید ہو گئے، پھر جعفرؓ نے جھنڈا لیا اور وہ بھی شہید ہو گئے، پھر ابن رواحہؓ نے جھنڈا لیا اور وہ بھی شہید ہو گئے۔ یہ بیان کرتے ہوئے آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، آپؐ نے آخر میں فرمایا کہ خدا کی تلوار نے جھنڈا لیا اور مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی یہ واقعہ جنگ موتہ کا ہے، موتہ شام میں ایک مقام ہے، یہ مدینہ سے ایک مہینہ کی دوری کا ہے، وہاں کے حاکم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی کو قتل کر دیا تھا، اسی لیے اس سے لڑنے کے لیے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کا امیر زید ابن حارثہؓ کو مقرر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر زیدؓ شہید ہو جائیں تو لشکر کے امیر جعفرؓ ہوں گے اور اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ ابن رواحہؓ امیر لشکر ہوں گے اور اگر یہ بھی شہید ہو جائیں تو مسلمان اپنا امیر کسی کو اپنے میں سے مقرر کر لیں۔

چنانچہ اس لڑائی میں ایسا ہی ہوا کہ یکے بعد دیگرے تینوں شہید ہو گئے تو لوگوں نے خالد بن ولیدؓ کو امیر بنایا اور اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح دی، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعہ کی خبر ایک ماہ کی مسافت پر بیٹھے بیٹھے دیدی تھی

صحیحین میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے انتقال کی خبر اسی دن دے دی جس دن وہ مرا تھا، آپؐ اپنے اصحابؓ کے ساتھ عیدگاہ کی طرف گئے اور نجاشی کی نماز جنازہ چار تکبیروں کے ساتھ ادا فرمائی۔ حبشہ کے بادشاہوں کا لقب نجاشی ہوا کرتا تھا۔ اس بادشاہ کا اصل نام اصحمہ تھا، یہ پہلے نصرانی تھا، لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دعوت نامہ مبارک پہنچا تو مسلمان ہو گیا۔ اور صاف کہدیا کہ جس نبیؐ کے متعلق پچھلی کتابوں میں پیش گوئی ہے، وہ یہی ہیں۔ چنانچہ وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گرویدہ ہو گیا، جب اس نے وفات پائی تو اگرچہ وہ بہت لمبی مسافت پر رہتا تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی موت کا حال معلوم ہو گیا، تو آپؐ نماز جنازہ غائبانہ ادا فرمائی۔

شوافع کے نزدیک غائبانہ جنازہ کی نماز پڑھنا جائز ہے لیکن حنفیہ جائز نہیں سمجھتے اور وہ کہتے ہیں کہ نجاشی کا جنازہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منکشف ہو گیا تھا، اور آپؐ کے لیے وہ غائب نہ تھا۔

مسلم میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس ہو رہے تھے جب آپؐ مدینہ کے قریب پہنچے تو اتنی تیز آندھی چلی کہ سوار گرنے کے قریب ہو گئے، اس وقت آپؐ نے یہ فرمایا کہ یہ ہوا ایک منافق کی موت کے لیے چلی ہے، جب مدینہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ رفاعہ بن زید منافق مر گیا ہے۔ آپؐ کی یہ پیش گوئی بھی سچی ثابت ہوئی۔

باقی صـ ۲۳ پر

حدود آرڈی نینس کے خلاف غوغا آرائی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد: قرآن کریم میں زانی غیر محصن کی سزا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے۔

الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ ولا تاخذکم بہما رأفۃ فی دین اللہ ان کنتم تومنون باللہ والیوم الآخر۔

(النور: ۲)

"بدکاری کرنے والی عورت اور مرد سو مارو ہر ایک کو دونوں میں سے سو سو درے اور نہ آوے تم کو ترس اللہ کے حکم چلانے میں۔ اگر تم یقین رکھتے ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر"

(ترجمہ شیخ الہندؒ)

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اپنے فوائد میں لکھتے ہیں:۔ یعنی اگر اللہ پر یقین رکھتے ہو تو اس کے احکام وحدود جاری کرنے میں کچھ پس وپیش نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ مجرم پر ترس کھا کر سزا کو بالکل روک لو، یا اس میں کمی کرنے لگو یا سزا دینے کی ایسی ہلکی اور غیر موثر طرز اختیار کرو کہ سزا سزا نہ رہے، خوب سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ حکیم مطلق ہے اور تم سے زیادہ اپنے بندوں پر مہربان ہے، اس کا کوئی حکم سخت ہو یا نرم، مجموعہ عالم کے حق میں حکمت ورحمت سے خالی نہیں ہو سکتا۔ اگر تم اس کے احکام وحدود کے اجراء میں کوتاہی کرو گے تو آخرت کے دن تمہاری پکڑ ہوگی"۔

اس آیت کریمہ میں پوری صفائی اور وضاحت سے بتایا گیا ہے کہ زانی پر حد جاری کرنا اللہ کا نازل کردہ دین ہے۔ اور جو لوگ دین خداوندی پر ایمان رکھتے ہیں اور جنہیں محاسبہ آخرت پر بھی ایمان ہے ان کا یہ فرض ہے کہ حکم خداوندی کے نفاذ میں کسی نرمی ورعایت سے کام نہ لیں۔ اور مجرم کے حق میں شفقت کا ادنیٰ سے ادنیٰ داعیہ بھی ان کے دل میں پیدا نہیں ہونا چاہئے اور یہ ان کے ایمان کا عقلی ومنطقی تقاضا ہے۔

حدود الٰہیہ کی اہمیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کی ایک خاتون پر قطع ید کی حد جاری کرنے کا فیصلہ فرمایا تو بعض حضرات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ابن محبوب حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو سفارش کے لئے بھیجا کہ اس سے حد معاف کر دی جائے۔ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت غضبناک ہوئے اور فرمایا!

اتشفع فی حد من حدود اللہ؟ کیا تم حدود اللہ میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو۔

اور پھر خطبہ دیا، جس میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا:۔ انما اہلک الذین قبلکم انہم کانوا اذا سرق فیہم الشریف ترکوہ واذا سرق فیہم الضعیف اقاموا علیہ الحد وایم اللہ! لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدہا (صحیح بخاری ص۴۹۶ ج۱ وص۱۰۰۳ ج۲)

"تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ اگر ان میں کوئی بڑا آدمی چوری کر لیتا تو اسے چھوڑ دیتے اور کوئی چھوٹے درجے کا آدمی چوری کرتا تو اس پر حد جاری کر دیتے اور اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالتا"۔

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ کے قانون سزا کے نفاذ میں کسی قسم کی نرمی ومداہنت اور کسی قسم کی سفارش بھی ناقابل برداشت ہے اور اس میں شریف ووضیع کا امتیاز بھی موجب ہلاکت ہے۔

ایک حدیث میں فرمایا ہے:۔

اقامۃ حد من حدود اللہ خیر من مطر اربعین لیلۃ فی بلاد اللہ عز وجل۔

(ابن ماجہ ص۱۸۲، مشکوٰۃ ص۳۱۳)

"اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد کا قائم کرنا اللہ تعالیٰ کی زمین پر چالیس دن کی بارش سے بہتر ہے"۔

ایک اور حدیث میں ہے:۔

حد یعمل فی الارض خیر لاہل الارض من ان یمطروا ثلاثین صباحاً (وفی روایۃ اربعین صباحاً) (نسائی ص۲۵۷ ج۲ مسند احمد ص۴۰۲ ج۲)

"ایک حد جو زمین میں نافذ کی جائے وہ زمین والوں کے لئے تیس چالیس دن کی بارش سے بہتر ہے"۔

جب تک مجرم کا معاملہ عدالت تک نہ پہنچے اس کی پردہ پوشی کا حکم ہے لیکن جب قضیہ عدالت میں آجائے اور تحقیق وتفتیش کے بعد جرم ثابت ہو جائے تو حد کا نفاذ ناگزیر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کے اقرار پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔ مگر حضرت ہزال رضی اللہ عنہ جنہوں نے حضرت ماعزؓ کو بارگاہ نبویؐ حاضر ہونے اور اقرار کرنے کا مشورہ دیا تھا، ان سے فرمایا:۔

یا ہزال لو سترتہ بردائک لکان خیراً لک

(موطا مالک ص۶۹۲، ابوداؤد ص۲۴۵ ج۲، مسند احمد ص۲۱۷ ج۵)

"ہزال! اگر تم اس پر پردہ ڈال دیتے تو تمہارے حق میں بہتر ہوتا"۔

ایک طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت ورحمت کا یہ عالم ہے کہ مشورہ دینے والے کو پردہ پوشی کرنے کا حکم فرماتے ہیں اور دوسری طرف حد نافذ کرنے میں کوئی رورعایت نہیں فرمائی جاتی۔

پاکستان میں ۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ (دس فروری ۱۹۷۹ء) کو حدود آرڈیننس نافذ ہوا، ۹ سال کے عرصہ میں اس کے خلاف کوئی معتدبہ آواز نہیں اٹھائی گئی۔ لیکن ۱ فروری کو انگریزی اخبار "ڈان" میں اور ۲ فروری ۱۹۸۸ء کو ملک کے کثیر الاشاعت اردو اخبار جنگ کراچی میں یکایک حدود آرڈیننس کے خلاف ایک اشتہار شائع ہوا جس کا عکس درج ذیل ہے۔

کیا بربریت کو قانون کا تحفظ حاصل ہونا چاہیئے؟

نتیجہ : انصاف کے تقاضوں کی پامالی:

بربریت کو قانون کا تحفظ نہیں ملنا چاہیئے۔

اس اشتہار سے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ اشتہار جاری کرنے والے کون ہیں اور یہ کہ "کمیٹی برائے منسوخی حدود آرڈیننس" کی نقاب سیاہ کن چہروں نے پہن رکھی ہے؟ تاہم یہ یقینی تھا کہ یہ فعل کسی رافضی، قادیانی، مجوسی یا پارسی کا ہو سکتا ہے، کسی مسلمان کا نہیں۔ اس پر علمائے کرام کی طرف سے شدید احتجاج کیا گیا اور اس اشتہار کے ذریعہ اسلامی قوانین کی اہانت کرنے والوں کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔ روزنامہ جنگ کے چیف ایڈیٹر جناب میر خلیل الرحمٰن نے علمائے کرام کے ایک وفد سے ملاقات کے دوران اس اشتہار کی اشاعت پر سخت افسوس کا اظہار کیا اور اس پر معذرت شائع کرنے کا وعدہ کیا، چنانچہ اگلے روز ۴ فروری کو روزنامہ جنگ نے درج ذیل معذرت شائع کی:۔

اعتذار

روزنامہ جنگ کے شعبہ اشتہارات کی غلطی سے ۲ فروری کی اشاعت میں صفحہ اول پر "کیا بربریت کو قانون کا تحفظ حاصل ہونا چاہیئے" کے زیر عنوان ایک اشتہار شائع ہوا ہے جس میں حدود آرڈیننس کی منسوخی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس اشتہار کے مندرجات کا ادارہ "جنگ" سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ اشتہار اس سے قبل بعض دوسرے اخبارات میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ "جنگ" میں اس اشتہار کی اشاعت کے بعد علمائے کرام نے اس جانب توجہ دلائی جس کیلئے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ اس اشتہار کی اشاعت پر ہم اللہ تبارک و تعالیٰ سے معافی کے طلب گار ہیں اور اپنے مسلمان بھائیوں سے بھی معذرت خواہ ہیں کہ ہمارے اخبار میں اس اشتہار کے چھپنے سے دل آزاری ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائے۔ آمین۔

ادارہ جنگ

علمائے کرام کے شدید احتجاج پر وہ سیاہ چہرے نقاب تقیہ سے باہر آگئے، جنھوں نے اپنے کفر و نفاق کا مظاہرہ کمیٹی برائے منسوخی حدود آرڈیننس کے پردہ میں کیا تھا۔ چنانچہ ۷ فروری کو جنگ کراچی میں مندرجہ ذیل خبر شائع ہوئی۔

حدود آرڈیننس ناانصافی پر مبنی ہے

"دراب پٹیل، رشید رضوی، اور دیگر شخصیات کا بیان"

کراچی (اسٹاف رپورٹر) پاکستان میں حقوق نسانی کمیشن کے چیئرمین مسٹر جسٹس (ریٹائرڈ) دراب ایف پٹیل، کراچی بار ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر رشید اے رضوی، قومی محاذ آزادی کے سیکریٹری جنرل مسٹر اقبال حیدر، مسٹر اسد تیسیر کا کزدجی، پروفیسر ظفر عارف، مزدور لیڈر مسٹر نبی احمد، ایس پی لودھی، مسٹر شفیق قریشی، ابوبکر زرداری اور مسٹر منیر جانڈیو سمیت متعدد وکلا اور خواتین نے ایک مشترکہ بیان میں حدود آرڈیننس کو منسوخ کرنے کی مہم کی حمایت کا اعلان کیا ہے اور کہا ہے کہ حدود آرڈیننس مبہم اور ناانصافی پر مبنی ہے اور پاکستان میں اسے جس طرح استعمال کیا گیا ہے وہ مرد و عورت دونوں کے حقوق کے منافی ہے، انہوں نے فیملی لاز آرڈیننس کے خلاف شائع ہونے والے بیانات کی بھی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ حدود آرڈیننس کو فوری طور پر منسوخ کیا جائے، اور مسلم فیملی لاز آرڈیننس کو برقرار رکھا جائے۔" (جنگ کراچی ۷ فروری ۱۹۸۸ء)

اس خبر میں جن راہنماؤں کے نام ذکر کیے گئے ہیں وہ قریباً سب کے سب۔ الا ماشاء اللہ۔ رافضی، قادیانی، مجوسی، دہریئے اور لادین ہیں۔ اس کا تجزیہ آسانی کے ساتھ اس طرح ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اپنے جنگ اکاؤنٹ میں اپنے آپ کو خان مسلم لکھوایا ہوگا یا جعفری۔

پاکستان میں حدود آرڈیننس کا نفاذ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ مطابق ۱۰ فروری ۱۹۷۹ء کو ہوا تھا۔ ۹ برس کے طویل عرصہ میں اس کے خلاف معتدبہ آواز نہیں اٹھی۔ سوال یہ ہے کہ ۲۔۳ فروری ۱۹۸۸ء کو ملک کے اندر ایسا کونسا طوفان برپا ہو گیا تھا۔ جس نے "کمیٹی برائے منسوخی حدود آرڈیننس کو" یکایک بربریت کا اشتہار شائع کرنے پر آمادہ کر دیا اور اس کے بعد حدود کے خلاف مسلسل بیانات شائع ہونے لگے؟

اس کا پس منظر یہ ہے کہ طیر پولیس اسٹیشن کے علاقے میں ایک خاتون مسماۃ شاہدہ پروین نے اپنے شوہر خوشی محمد سے ۱۲ اپریل ۱۹۸۶ء کو طلاق حاصل کر لی۔ اور عدت کے بعد ایک اور شخص محمد سرور سے عقد کر لیا۔ شاہدہ پروین کے سابق شوہر خوشی محمد نے ۱۸ جون ۱۹۸۶ء کو ان دونوں (محمد سرور اور شاہدہ پروین) کے خلاف حدود آرڈیننس کے تحت مقدمہ درج کرا دیا، مقدمہ کی بنیاد یہ تھی کہ:۔

الف:۔ چونکہ عائلی قانون کے مطابق طلاق نامہ کی نقل یونین کونسل کے چیئرمین کو نہیں بھیجی گئی لہٰذا طلاق نامہ جعلی ہے اور شاہدہ پروین قانوناً خوشی محمد کی بیوی ہے۔

ب:۔ چونکہ عائلی قوانین کی دفعہ ۷ (۳) کی رُو سے طلاق کی عدت نوّے دن ہے۔

ج:۔ اور چونکہ محمد سرور اور شاہدہ پروین کا عقد نوّے دن سے پہلے ہوا ہے

د:۔ اور چونکہ عدت کے اندر نکاح نہیں ہو سکتا لہٰذا یہ دونوں زنا کے مرتکب ہوئے ہیں اور چونکہ یہ دونوں محصن ہیں لہٰذا ان پر حدود آرڈیننس کے تحت سزائے رجم

جاری کی جائے۔ ۵ مارچ ۱۹۸۶ء کو فرد جرم عائد کی گئی، دونوں ملزمان نے جرم کی صحت سے انکار کیا۔ انہوں نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۳۴۲ کے تحت اپنے بیانات میں الزامات کی تردید کی اور کہا کہ مسمی خوشی محمد نے اپنی بیوی شاہدہ پروین کو طلاق دیدی تھی۔ اور اس نے عدت کے بعد محمد سرور سے شادی کی ہے۔

ایڈیشنل سیشن جج مسٹر نصیرالدین اشرف کی عدالت میں مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ فاضل جج نے نومبر ۱۹۸۶ء میں دونوں ملزموں کے سنگسار کیے جانے کا فیصلہ دیا۔

ملزمان نے اس فیصلے کے خلاف وفاقی شرعی عدالت میں اپیل کی۔ ۳ فروری ۸۸ء کو اپیل کی سماعت ہو رہی تھی۔ اس سے پہلے اشتہارات اور بیانات کے ذریعہ حدود آرڈیننس کے خلاف پروپیگنڈا کا طوفان برپا کرنا ضروری سمجھا گیا۔

حدود آرڈیننس کے خلاف اس پروپیگنڈا مہم کا پس منظر سامنے آجانے کے بعد اب ہم اس پروپیگنڈا مہم کے بارے میں چند اہم امور کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔

اوّل: ـــــ اس پروپیگنڈہ مہم میں جو نکتہ سب سے نمایاں نظر آتا ہے وہ عورتوں کے حقوق کی دہائی ہے۔ ان اشتہارات و بیانات کے مطالعہ سے ایسا لگتا ہے گویا پاکستان میں حدود آرڈیننس کے ذریعہ عورت کی عزت و ناموس پر ناقابل برداشت حملہ کر دیا گیا ہے۔ اور کمیٹی برائے منسوخی حدود آرڈیننس کی نقاب پوش تنظیمیں عورتوں کے حقوق بحال کرانے جا رہی ہیں۔

حالانکہ حدود آرڈیننس اول سے آخر تک دیکھ جائیے اس میں ثبوت جرم کے بعد مرد اور عورت کی سزا میں کوئی تفریق نہیں کی گئی ہے۔ اسی طرح قرآن و سنت میں بھی ایسے مجرموں کے لیے (جن کا جرم اقرار صالح یا شہادت صحیحہ کے ذریعہ قطعی طور پر ثابت ہو جائے) ایک ہی سزا تجویز کی گئی ہے اور مرد و عورت کے درمیان کوئی تفریق نہیں کی گئی۔ اور خود وہ فیصلہ جس کی وجہ سے یہ پروپیگنڈا مہم شروع ہوگئی (اس سے قطع نظر کہ وہ فیصلہ عدل و انصاف کے مطابق اور قرآن و سنت کی رُو سے صحیح ہے یا نہیں) اس میں بھی مرد و عورت سے کوئی امتیازی سلوک روا نہیں رکھا گیا۔ بلکہ مرد و عورت دونوں کے لیے ایک ہی سزا تجویز کی گئی ہے۔

بلکہ حدود آرڈیننس کے مطابق زنا بالجبر کی صورت میں جبر کرنے والے پر سزا جاری ہوگی، جبکہ مظلوم جس کو زنا بالجبر کا نشانہ بنایا گیا ہے وہ سزا سے بری ہوگا۔ اہل عقل جانتے ہیں کہ زنا بالجبر کا اکثر و بیشتر ارتکاب مردوں ہی کی جانب سے ہو سکتا ہے۔ گویا عورت کے حق میں یہ ایک رعایت ہے کہ وہ کسی مقدمہ میں اپنے کو مظلوم اور جانب مخالف کو جبر کا مرتکب قرار دے کر سزا سے بچ سکتی ہے۔

ان تمام امور پر نظر کرنے کے بعد انصاف کیجئے کہ حدود آرڈیننس کے خلاف مہم چلانے والوں کا اس کو عورتوں کے حق میں بربریت قرار دینا اور عالمی تنظیموں کو عورتوں کے حقوق کی دہائی دینا محض جھوٹ اور فریب نہیں تو کیا ہے؟

دوم: ـــــ ہماری پولیس اور عدالتیں اس معاملہ میں خاصی نیک نام ہیں کہ وہاں انصاف فروشی کا باقاعدہ کاروبار ہوتا ہے۔ اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں کہ دن دہاڑے قتل کرنے والے انصاف خریدنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور بے گناہوں کو دھر لیا جاتا ہے۔ لیکن ہمارے ملک میں اس کی وجہ سے قانون کے خلاف علم بغاوت کبھی بلند نہیں ہوا۔ اور بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ جج نے نہایت دیانتداری سے فیصلہ کیا مگر اس سے مقدمہ کی اصل نوعیت سمجھنے یا قانون کے انطباق میں چوک ہوگئی اس لیے فیصلہ نظر ثانی کا مستحق ٹھہرا۔ اس صورت میں قانون کو بدنام کیا جاتا ہے نہ جج کو مورد ملامت سمجھا جاتا ہے۔ زیر بحث قضیہ میں بھی اگر پولیس نے یا عدالت نے عدل و انصاف کے تقاضوں کو ملحوظ نہیں رکھا تھا اور شرعی ثبوت کے بغیر (جس کی وضاحت حدود آرڈیننس میں بھی موجود ہے) ان دونوں افراد کے خلاف غلط فرد جرم عائد کر دی یا جج سے قانون کے انطباق میں چوک ہوگئی اور دونوں ملزموں کو غلط سزا سنادی گئی تھی تو آخر یہ کون سی عقل کا تقاضا تھا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بنائے ہوئے قانون کے خلاف مکروہ زبان استعمال کی جائے اور اسے (نعوذ باللہ) بربریت قرار دیا جائے۔

زیر بحث قضیہ میں دونوں ملزمان نے وفاقی شرعی عدالت میں اپیل دائر کی، اور ان کے فاضل وکلاء نے قرآن و سنت ہی کے حوالے سے ثابت کر دکھایا کہ یہ فیصلہ شرعی قانون کے خلاف ہوا ہے۔ چنانچہ وفاقی شرعی عدالت نے سیشن جج کے فیصلہ کو کالعدم قرار دیتے ہوئے اس کیس کی دوبارہ سماعت کا حکم صادر کیا۔

اس کے برعکس جن لوگوں نے حدود آرڈیننس کے خلاف مہم چلا کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ پولیس نے جو مقدمہ بنایا وہ بالکل صحیح تھا اور سیشن عدالت نے جو سزا سنائی وہ بھی حدود آرڈیننس کے عین مطابق تھی، گویا یہ دونوں (پولیس اور جج) تو معصوم ہیں، ان سے قانون کے نفاذ و انطباق میں کوئی غلطی نہیں ہوئی، نہ ہو سکتی ہے۔ خرابی اگر ہے تو صرف قانون میں ہے۔ لہٰذا اس قانون کے خلاف بغاوت ضروری ہے۔ اہل عقل غور فرمائیں کہ کیا یہ دن کو رات اور رات کو دن ثابت کرنے کی مذموم کوشش نہیں

سوم: ـــــ شاہدہ پروین کیس میں جو غلط فیصلہ کیا گیا اس کی بنیاد وہ کالا قانون ہے جو "مسلمانوں کا عائلی قانون" کے نام سے ایوب خان کے دور میں نافذ ہوا۔ اور جس کے نافذ کرنے والے لعنتِ خداوندی کے مستحق ہیں۔ شاہدہ کے سابق شوہر خوشی محمد نے اپنی بیوی کو تحریری طلاق دے دی تھی، مگر یونین کونسل کے چیئرمین کو اس کی اطلاع نہیں کی گئی تھی، ایسی طلاق عائلی قانون کی رُو سے مؤثر نہیں ہوتی۔ پھر عائلی قانون کی دفعہ ۷ کی رُو سے مطلقہ کی عدت ۹۰ دن ہے۔ جبکہ شاہدہ نے عدت گذرنے کے بعد ۹۰ دن سے پہلے محمد سرور سے نکاح کر لیا تھا۔

شاہدہ پروین کے خلاف یہ الزام تھا کہ اس کا اس کے سابق شوہر خوشی محمد کے ساتھ نکاح قائم تھا، طلاق واقع نہیں ہوئی تھی۔ اس کے باوجود اس نے محمد سرور کے ساتھ لاہور میں شادی کر لی۔ اس طرح دونوں نے میاں بیوی کی حیثیت سے جو تعلقات قائم کیے وہ ناجائز تھے اور چونکہ دونوں شادی شدہ تھے اس لیے ان کو

سنگساری کی سزا ملنی چاہیئے“ (روزنامہ جنگ کراچی ۱۶ فروری ۱۹۸۸ء)

گویا شاہدہ اور محمد سرور کو عائلی قانون نے زانی قرار دیا اور سیشن جج نے اسی عائلی قانون پر اعتماد کرکے ان دونوں کو زنا کا مجرم قرار دیا۔ یہ عائلی قانون جو صریحاً کتاب و سنت کے خلاف ہے اور جو بھارت کی کافر حکومت کی کوششوں کے باوجود بھارت کے غیور مسلمانوں نے وہاں نافذ نہیں ہونے دیا۔ دراصل یہ قانون ظلم و ستم اور بربریت کا سبب بنا۔ چنانچہ مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی نے اپنے ایک بیان میں فرمایا:۔

”حدود آرڈیننس نہ غیر منصفانہ ہے اور نہ وہ تشدد کو جنم دیتا ہے۔ قانون خالصتاً قرآن و سنت کے مطابق ہے اور منصفانہ و عادلانہ قانون ہے۔ اس پر عمل کرنے سے تشدد اور بربریت کا خاتمہ ہوتا ہے، جس نے اس آرڈیننس کو بربریت پر مبنی قرار دیا ہے یا تو وہ صحیح صورتحال سے بے خبر ہے یا قوانین اسلام کا دشمن ہے، جس ظلم و بربریت کا تذکرہ اشتہار میں کیا گیا ہے، حدود آرڈیننس سے اس کا کچھ تعلق نہیں ہے اور زانی کا آزاد گھومنا اور زانیہ کا قید رہنا حدود آرڈیننس کی کسی دفعہ کا تقاضا نہیں ہے، نہ آج تک ایسا ہوا ہے کہ زنا یا اس سے متعلقہ جرم میں صرف عورت کو سزا ہوئی ہو اور مرد محفوظ رہا ہو۔ اس کے برعکس ایسا بارہا ہوا ہے کہ زانی مردوں کو سزا ہوئی ہے اور عورتیں زنا بالجبر کا عذر پیش کرکے سزا سے بچ گئیں، البتہ ایسی مثالیں موجود ہیں کہ متعدد بے گناہ خواتین خلاف شریعت عائلی قوانین کی دفعہ ۷ کے باعث قید ہوئیں اور ان کو ناحق سزا بھگتنی پڑی۔ تازہ ترین مثال شاہدہ پروین کا مقدمہ ہے مثلاً اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو زبانی یا تحریری طلاق دے دے تو شریعت کی رو سے عورت عدت کے بعد کسی دوسری جگہ بلا شبہ نکاح کرسکتی ہے اور شرعاً اس کا یہ نکاح درست ہے، مگر موجودہ عائلی قوانین کے مطابق اگر چیئرمین یونین کونسل یا کمیٹی کو طلاق کا نوٹس نہ دیا گیا ہو تو تین طلاقوں کے باوجود وہ طلاق دینے والے ہی کے نکاح میں رہتی ہے۔ اور اس حالت میں دوسرا نکاح ” موجودہ عائلی قوانین کے تحت معتبر نہیں بلکہ زناکاری ہے۔ چنانچہ یہ واقعات پیش آتے ہیں کہ طلاق دینے والے شوہر نے عائلی قانون کا سہارا لے کر اپنی سابق بیوی پر زناکاری کا مقدمہ کرکے اسے جیل بھجوا دیا حالانکہ شریعت کے اعتبار سے وہ عورت اپنے نئے شوہر کی جائز بیوی تھی۔ اس طرح عورت عائلی قانون کی وجہ سے ظلم و بربریت کا شکار ہوجاتی ہے، جب کہ اسلامی شریعت کے لحاظ سے وہ عورت بے گناہ ہے۔ اور اس کا نکاح ثانی ہرگز بدکاری نہیں ہے۔ اس لئے مطالبہ موجودہ عائلی قوانین کو بدل کر شریعت کے مطابق بنانے کا کرنا چاہیئے نہ کہ شریعت کے مطابق بنے ہوئے قانون یعنی حدود آرڈیننس کو منسوخ کرنے کا“۔

(روزنامہ جسارت کراچی۔ ۲۴ فروری ۱۹۸۸ء)

اور ملک کے نامور قانون دان جناب خالد اسحٰق نے بھی وفاقی شرعی عدالت میں ملزمہ کی طرف سے صفائی پیش کرتے ہوئے عائلی قانون کی دفعہ ۷ کو غلطی کا اصل سبب قرار دیتے ہوئے کہا:

” عائلی قانون کی دفعہ ۷ کے تحت طلاق کے مؤثر ہونے کے لئے چیئرمین کو نوٹس دینے کی پابندی لازمی نہیں ہے اس سلسلے میں انہوں نے لاہور ہائیکورٹ کے متعدد فیصلوں اور سندھ ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس تنزیل الرحمٰن کے ایک حالیہ فیصلے کا حوالہ دیا۔ جس میں اس دفعہ کو غیر اسلامی قرار دیا گیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ اگر سیشن عدالت کو طلاق کے جواز کے بارے میں شکوک و شبہات تھے تو اسے اپنے طور پر تفتیش کرلینی چاہیئے تھی۔“ (روزنامہ جنگ کراچی ۴ فروری ۱۹۸۸ء)

ہر وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے چشم بینا عطا فرمائی ہو وہ کھلی آنکھوں دیکھ رہا ہے کہ شاہدہ پروین کیس اور اس قسم کے اور بہت سے قضیوں میں اصل غلطی عائلی قانون کی ہے۔ لیکن ”کیسٹ“ بہانے ”منسوخی حدود آرڈیننس“ کے نقاب پوشوں کی مسخ فطرت کا تماشا دیکھئے کہ وہ عائلی قانون کے تحفظ پر تو اصرار کرتے ہیں اور قرآن و سنت کے صریح قانون کے خلاف علم بغاوت بلند کرتے ہیں۔

چہارم: ——— قرآن کریم نے (سورۃ النور آیت ۲ میں) زانی غیر محصن (غیر شادی شدہ) کی سزا سو درّے رکھی ہے اور سنت متواترہ میں زانی محصن (شادی شدہ، خواہ مرد ہو یا عورت) کی سزا رجم، سنگساری تجویز فرمائی گئی ہے لیکن زنا کے ثبوت کی شرائط اتنی کڑی رکھی گئی ہیں کہ اس سزا کے جاری کرنے کے لئے جس قسم کے ثبوت کی شرط عائد کی گئی وہ بظاہر نظر ناممکن الوقوع ہے۔ شریعت میں ثبوت جرم کے دو طریقے تجویز کئے گئے ہیں۔ (اور یہ دونوں حدود آرڈیننس میں بھی درج ہیں) اول یہ کہ مجرم خود عدالت کے سامنے پیش ہوکر اپنے جرم کا اقرار کرے ——— عدالت کو پابند کیا گیا کہ مجرم کے پہلی یا دوسری اور تیسری بار کے اقرار کو مسترد کردے اور اس کی طرف قطعاً التفات ہی نہ کرے۔ جب مجرم اپنے ضمیر و ایمان کے تقاضے سے مجبور ہوکر چوتھی بار عدالت میں اقرار کرے تو عدالت کو چاہیئے کہ مجرم کو اس اقرار سے منحرف ہونے کی تلقین کرے کہ تو نے زنا کا ارتکاب نہیں کیا ہوگا۔ تمہیں اشتباہ ہو رہا ہے۔ شاید تم نشہ کی حالت میں اقرار کر رہے ہو اور اگر مجرم ان تمام تلقینوں کے باوجود اپنے اقرار پر مصر رہے تو عدالت اس کی سزا کا فیصلہ کرے۔ اس کے بعد بھی اگر مجرم اپنے اقرار سے منحرف ہوجائے تو سزا کا حکم واپس لے لیا جائے گا۔ حتیٰ کہ اگر سزا شروع ہونے کے بعد اپنے اقرار سے منحرف ہوجائے تو سزا کا حکم واپس لے لیا جائیگا حتیٰ کہ اگر سزا شروع ہونے کے بعد اپنے اقرار سے منحرف ہوجائے یا بھاگ جائے تو بقیہ سزا موقوف کردی جائے گی۔

اور ثبوت جرم کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ چار عاقل، بالغ مسلمان، مرد شہادت دیں کہ ہم نے فلاں شخص کو فلاں عورت سے منہ کالا کرتے ہوئے عین دخول کی حالت میں دیکھا اگر حالت زنا کے چار عینی عادل اور ثقہ گواہ اس طرح شہادت دیں تو جرم ثابت ہوجائے گا اور مجرموں پر سزا جاری ہوگی اور اگر ان چار گواہوں میں سے کسی شہادت میں اشتباہ یا تضاد ہو یا ان کی ثقاہت و عدالت مشتبہ ہو تو جن کے خلاف شہادت پیش کی گئی ہے۔ ان پر فرد جرم عائد نہیں ہوگی۔ بلکہ خود ان گواہوں پر حد قذف (تہمت تراشی کی سزا) جاری ہوگی۔ اور اگر شہادت کے بعد ان میں سے کوئی گواہ منحرف ہوجائے تب بھی مدعا علیہ سے زنا کی سزا ساقط ہوجائے گی۔

اور اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے اور بیوی اس سے انکار کرتی ہو تو وہ شوہر کو عدالت میں گھسیٹ سکتی ہے، اس صورت میں ”لعان“ کا حکم ہوگا جو سورہ النور

میں ذکر کیا گیا ہے۔

ثبوت جرم کی ان کڑی شرائط پر نظر کرتے ہوئے انصاف فرمائیے کہ کیا کسی بے ضمیر کے لئے ممکن ہے کہ وہ خود جا کر عدالت کے چار مختلف اجلاسوں میں اپنے جرم کا اقرار کرے اور پھر سزا کے پورا ہونے تک اس اقرار پر قائم بھی رہے؟ اور کیا عام حالات میں یہ ممکن ہے کہ کسی بدکار مرد اور عورت جوڑے پر چار ثقہ، عادل اور عینی گواہ جمع کر لئے جائیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ حدود (سزاؤں) کو بربریت قرار دے کر اپنے کفر اور خبث باطن کا مظاہرہ کرتے ہیں وہ ثبوت زنا کی ان سنگین شرائط سے کیوں آنکھیں میچ لیتے ہیں۔ اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ سزائے زنا کا نفاذ بہت ہی شاذ و نادر ہوا ہے اور وہ بھی زیادہ تر مجرم کے ضمیر کی خلش اور اس کے اپنے اقرار کی وجہ سے ہوا ہے، گویا زنا اور فحاشی کے انسداد کے لئے اسلامی شریعت نے "مارنے سے دھمکانا بہتر" کے اصول کی رعایت رکھی ہے۔

پنجم: ——— ہمیں اعتراف ہے کہ قرآن کریم اور سنت نبوی میں زنا کی سزا بہت سنگین رکھی ہے لیکن جن لوگوں کی نظر ان سزاؤں کی سنگینی پر جاتی ہے اگر ان میں انسانیت کی کوئی رمق باقی ہے تو انہیں اس پر بھی نظر کرنی چاہیئے کہ جس فعل پر یہ سزائیں مقرر کی گئیں وہ فعل کس قدر گھناؤنا اور کس قدر انسانیت سوز ہے، جس معاشرہ میں زنا جیسے گندے عمل پر اس قسم کی سزا نہ رکھی گئی ہو۔ ہمیں یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ وہ معاشرہ زنا، فحاشی اور بدکاری میں گلے گلے تک ڈوبا ہوا ہے اور اسے انسانی معاشرہ کے بجائے کتوں اور خنزیروں کا معاشرہ کہنا زیادہ بہتر ہوگا۔ یہی عصمت و عفت انسانی خواص و صفات میں سب سے زیادہ قیمتی وصف ہے۔ جو معاشرہ اس کو پامال کرتا ہے وہ انسانیت کا دشمن اور انسانی اقدار کا قذاق ہے، وہ زمرۂ انسانیت ہی سے خارج ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام آسمانی مذاہب میں زنا کی سزا نہایت سنگین رکھی گئی ہے۔ حکیم الامت شاہ ولی اللہ دہلوی "حجۃ اللہ البالغہ" میں لکھتے ہیں:۔

واعلم انه كان من شريعة من قبلنا القصاص فى القتل والرجم فى الزنا۔ والقطع فى السرقة فهذه الثلاثة كانت متوارثة فى الشرائع السماوية واطبق عليها جماهير الانبياء والامم ومثل هذا يجب ان يؤخذ عليه بالنواجذ۔ ولا يترك ولكن الشريعة المصطفوية تصرفت فيها بنوع آخر فجعلت مزجرة كل واحد على طبقتين احدهما الشديدة البالغة اقصى المبالغ ومن حقها ان تجعل فى المعصية الشديدة والثانية دونها ومن حقها ان تجعل فيما كانت المعصية دونها۔ ففى القتل القود والدية والاصل فيه قوله تعالىٰ "ذالك تخفيف من ربكم" قال ابن عباس رضى الله عنهما كان فيهم القصاص ولم يكن الدية۔ وفى الزنا الجلد وكان اليهود لما ذهبت شوكتهم ولم يقدروا على الرجم ابتدعوا التجبية والتحميم فصار ذلك تحريفاً لشريعتهم فجمعت لنا بين شريعتى من قبلنا السماوية والابتداعية وذلك غاية رحمة الله بالنسبة اليناء الخ (جلد ۲ صفحہ ۱۵۸)

ترجمہ: جاننا چاہیئے کہ ہم سے پہلے لوگوں کی شریعت میں قتل میں قصاص تھا، زنا میں رجم اور چوری میں ہاتھ کاٹنا، پس یہ تینوں چیزیں آسمانی شریعتوں میں متوارث چلی آتی تھیں اور جمہور انبیاء اور امتوں کا اس پر اتفاق رہا۔ جو چیز ایسی ہو لازم ہے کہ اسے نہ چھوڑا جائے بلکہ دانتوں سے مضبوط پکڑ لیا جائے۔ لیکن شریعت مصطفویہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) نے ان سزاؤں میں ایک اور طریقے سے تصرف کیا۔ کہ ہر سزا کے دو درجے قرار دئے۔ ایک نہایت سخت جو شدت اور سختی میں آخری نقطہ کو پہنچی ہوئی ہو، ایسی سزا کا حق یہ ہے کہ وہ کم تر درجے کے جرم میں جاری کی جائے چنانچہ قتل (عمد) میں قصاص اور (قتل خطا میں) دیت رکھی۔ اس کی دلیل حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے "یہ آسانی ہے تمہارے رب کی جانب سے"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پہلی امتوں میں قصاص تھا، دیت نہیں تھی، اور زنا میں (رجم کے علاوہ) جلد کوبھی رکھا اور جب یہودیوں کی شوکت جاتی رہی تھی اور وہ رجم پر قادر نہ رہے تو انہوں نے مجرم کا منہ کالا کر کے گدھے پر سوار کرنے کی بدعت ایجاد کی۔ پس یہ ان کا اپنی شریعت میں تحریف کرنا تھا، ہمارے لئے پہلوں کی آسمانی اور ابتدائی دونوں شریعتوں کو جمع کر دیا گیا (اور حکم دیا گیا کہ زانی محصن کو سنگسار کیا جائے اور غیر محصن کو کوڑے لگائے جائیں) یہ ہم پر حق تعالیٰ شانہ کی انتہائی رحمت تھی۔"

حضرت شاہ صاحب کی اس عبارت سے معلوم ہوا ہے کہ زانی کا رجم صرف اسلام کا مسئلہ نہیں بلکہ انبیاء سابقین کی شریعتوں کا اجماعی مسئلہ ہے، اور جو برگ "انسانی حقوق" کے نام پر اس فطرت کو بدلنا چاہتے ہیں۔ وہ مسوخ الفطرت انسانی فطرت کے خلاف آمادۂ جنگ ہیں اور ان کے بارے میں پیر رومیؒ کی زبان سے یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ سہ

عیسیٰ ند آدم خلاف آدم اند ✿ ایں بہائم در خلاف آدم اند

گذشتہ سطور سے واضح ہوا ہوگا کہ حدود اللہ کی مخالفت کے پردے میں اسلامی قانون سزا کے خلاف جو غوغا آرائی کی گئی ہے۔ یہ عقل و دانش کا تقاضا ہے نہ شرف انسانیت کا اقتضاء ہے، نہ انسانی حقوق کا مسئلہ ہے اور نہ صنف نازک سے ہمدردی کا معاملہ ہے، یہ دراصل اسلام کے خلاف یہود و نصاریٰ اور دنیا بھر کے ملاحدہ کی بین الاقوامی سازش ہے۔ جس کا آلۂ کار اپنی کم عقلی و نادانی سے ہمارے یہاں کے لوگ بنے ہوئے ہیں۔

لادین قوتیں پاکستان میں اسلام کے نفاذ سے خائف ہیں۔ اور وہ ہر قیمت پر اسے ناکام کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ کس قدر لائق شرم ہے یہ بات کہ ایک پارسی شخص پاکستان میں انسانی حقوق کمیشن کا صدر بنا ہوا ہے وہ نہایت جرأت و بے شرمی سے مسلمانوں کو اسلامی قانون سے بغاوت کا درس دیتا ہے۔ اور ساتھ ہی "ہندوستان کے

باقی صفحہ پر

حاتم کا بیٹا

بارگاہِ رسالت مآب میں

صاحبزادہ محمد احسن الجواد چونیاں

مشہور سخی حاتم کا نام کس نے نہیں سنا، یہ واقعہ اس کے بیٹے عدی کا ایمان افروز ہے کہ جب اُس کو یہ اطلاع ملی کہ مکہ میں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بن عبد اللہ نے اپنے رسول ہونے کا اعلان کیا ہے تو اس کو یہ بہت بُرا محسوس ہوا، اس نے اعلانیہ ناپسندیدگی کا اظہار کیا، عدی ان دنوں عیسائیت کا پیروکار تھا اور برعم خود اپنے آپ کو ایک بادشاہ کے برابر تصور کرتا تھا اور لوگ بھی اس کے ساتھ ایک سردار جیسا معاملہ کرتے اور اپنی آمدنی کا چوتھائی حصہ اس کو بطور ٹیکس ادا کرتے تھے خود بھی وہ ایک امیر کبیر آدمی تھا۔ کافی اونٹوں کا مالک تھا جن کی نگرانی کے لئے ایک عربی غلام مقرر تھا جب عدی کو معلوم ہوا کہ مسلمان جس طرف بھی بڑھتے ہیں فتح و کامرانی ان کا ساتھ دیتی ہے تو در پردہ وہ خوفزدہ ہو چکا تھا اس نے اپنے ملازموں کو تاکید کر رکھی تھی کہ اگر تمہیں معلوم ہو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لشکر ہمارے شہروں کی طرف پیش قدمی کر رہے ہیں تو بلا توقف مجھے اطلاع دینا، ایک دن اس کے غلام نے اطلاع دی کہ مجھے دور کچھ جھنڈے سے محسوس ہوئے تو میں نے جستجو کر کے معلوم کر لیا کہ یہ مسلمانوں کے لشکر ہیں جو ہماری طرف بڑھ رہے ہیں لہٰذا بروقت میں نے عرض خدمت کر دیا ہے تاکہ آپ جو کچھ کرنا چاہیں کر لیں، عدی نے فوراً اونٹ تیار کر کے لانے کا حکم دیا جس کی تعمیل کی گئی عدی اپنے اہل و عیال کو اونٹوں پر سوار کر کے شام کے شہر جوشیہ کی طرف بھاگ کھڑا ہوا، یہ سب کچھ اتنی جلد بازی میں ہوا کہ اپنی بہن سفانہ کو بھی ساتھ نہ لے جا سکا۔

عدی کے فرار ہونے کے بعد اسلامی لشکر وہاں پہنچ گیا اور قبیلہ طے کے افراد کو گرفتار کر لیا جن میں عدی کی بہن سفانہ بھی شامل تھی، ان سب قیدیوں کو حسب معمول مدینہ منورہ لایا گیا اور مسجد نبوی کے قریب بٹھا رکھا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عدی اور اس کے اہل و عیال کے فرار ہو جانے کی اطلاع مل چکی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قیدیوں کے نزدیک سے گذرے تو سفانہ نے جو ایک بلند اور بڑے ڈیل ڈول کی عورت تھی مودب کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کیا اور سلام کے بعد عرض کیا یا رسول اللہ هلک الوالد وغاب الوافد فامنن علی من اللہ علیک۔

یا رسول اللہ میرا باپ فوت ہو چکا ہے۔ حفاظت کرنے والا بھاگ گیا اب مجھ پر احسان فرما دیں اللہ آپ پر احسان فرمائے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تمہارا فدیہ کون دینے والا ہے سفانہ نے عرض کیا کہ میرا بھائی عدی بن حاتم حضور اکرم یہ سن کر آگے نکل گئے، دوسرے دن پھر حضورؐ وہاں سے گذرے تو سفانہ نے اسی طرح پھر عرض کیا اور وہی الفاظ دہرائے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی سوال کیا تمہارا فدیہ دینے والا کون ہے؟ عرض کیا میرا بھائی عدی بن حاتم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی عدی کا جو اللہ اور اس کے رسول سے فرار ہوا ہے پھر فرمایا تیرے باپ میں مومنوں جیسی صفات تھیں میں تمہاری درخواست منظور کرتا ہوں اور تم پر احسان کرتا ہوں البتہ تم یہاں سے جانے میں جلدی نہ کرو، جب کوئی قابل اعتماد آدمی مل گیا تو تمہیں اس کے ہمراہ بھیج دیا جائے گا تم خود بھی ایسے آدمی کا خیال رکھو، کچھ وقت کے بعد قبیلے کے ایسے لوگ آ گئے جو قابل اعتماد تھے، لہٰذا سفانہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ کچھ ایسے لوگ مل گئے ہیں جو مجھے منزل مقصود تک حفاظت سے پہنچا دیں گے لہٰذا مجھے جانے کی اجازت دی جائے، جس کی تسلی کرنے پر آپ نے سفانہ کو لباس، سواری اور زاد راہ عنایت فرما کر رخصت ہونے کی اجازت دے دی کہ سفانہ نے کہا اللہ کرے وہ ہاتھ ہمیشہ آپ کا شکرگزار رہے جو خوشحالی کے بعد فقیر ہوا اور وہ ہاتھ آپ پر تنگ ہو نہ پائے جو فقیری کے بعد امیر ہوا اس کے بعد وہ قافلے کے ہمراہ شام کے لئے روانہ ہو گئی حتیٰ کہ وہ اس جگہ پہنچ گئی جہاں اس کا بھائی عدی مقیم تھا وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہی تھی کہ اس کا بھائی اس کو نظر آیا۔ اس نے بڑے تند و تیز لہجہ میں بھائی کو مخاطب کیا۔

”او قطع رحمی کرنے والے ظالم تو باپ کی نشانی کو چھوڑ کر جس کی حفاظت کرنا تیرا فرض تھا اپنے اہل و عیال کو ساتھ لے کر بھاگ آیا“

عدی نے اظہار شرمندگی کرتے ہوئے معذرت خواہی کی جس پر وہ گھوڑے سے اتری اور اس کے پاس قیام کیا۔ عدی نے اپنی بہن سے گذشتہ واقعات سنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عفو و درگذر سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور بہن سے کہا تم بہت دانش مند ہو مجھے اس شخص (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں مشورہ دو، سفانہ نے کہا کہ میری رائے تو یہ ہے کہ ہمیں فوراً ان کے پاس جانا چاہئے اگر وہ نبی ہیں تو جو ان کے پاس پہلے پہنچے گا زیادہ فضیلت کا مستحق ہو گا، اگر وہ بادشاہ ہیں تو ان کے ذریعہ عزت و برکت حاصل ہو گی، اور تمہاری شان میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ عدی نے بہن سے کہا تمہارا مشورہ بہت معقول ہے میں اس پر ضرور عمل کروں گا۔

عدی کہتے ہیں کہ میں شام سے مدینہ روانہ ہوا، ایک طویل سفر کے بعد مدینہ پہنچا حتیٰ کہ مسجد نبوی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جا کر سلام عرض کیا رسول اللہ نے پوچھا تم کون ہو میں نے عرض کیا عدی بن حاتم۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر کھڑے ہو گئے اور مجھے ساتھ لے کر چلے راستہ میں ایک عمر رسیدہ عورت ملی اس نے اپنی کچھ حاجات بیان کیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلا کراہت خندہ پیشانی سے باتیں کرتے رہے یہ دیکھ کر میں نے دل میں کہا کہ آپ بادشاہ تو نہیں ہیں اس سے فارغ ہو کر آپ مجھے اپنے گھر لے گئے، ایک چمڑہ کا گدا میری طرف بڑھا کر فرمایا اس پر بیٹھ جاؤ، میں نے عرض کیا کہ آپ خود اس پر تشریف رکھیں تو آپ نے باصرار مجھے اس پر بیٹھنے کو کہا تو میں اس پر بیٹھ گیا اور آپ خود زمین پر ہی بیٹھ گئے یہ دیکھ کر میں نے پھر دل میں کہا کہ یہ بادشاہ تو نہیں ہیں۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے

عدی کیا تم رکوسی نہیں ہو؟ میں نے کہا جی ہاں، پھر آپؐ نے فرمایا تم اپنی قوم سے پیداوار کا چوتھائی حصہ لیتے ہو! میں نے عرض کیا جی ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو تمہارے دین میں جائز نہیں۔ میں نے عرض کیا آپ نے درست فرمایا۔ اب میں نے دل ہی میں کہا کہ یہ واقعی رسول اللہ ہیں کہ آپ کو ان باتوں کا علم ہے جو دوسروں کو نہیں، پھر رسول اللہ نے فرمایا عدی شاید تمہیں اس دین (اسلام) میں داخل ہونے سے یہ بات روکتی ہے کہ مسلمان غریب ہیں۔ اللہ کی قسم وہ وقت دور نہیں جب مال کی اتنی کثرت ہوگی کہ کوئی خیرات لینے والا نہ ہوگا۔

پھر فرمایا اے عدی شاید تمہیں اس دین (اسلام) میں داخل ہونے سے یہ بات بھی روکتی ہے کہ مسلمان تعداد میں تھوڑے ہیں جب کہ ہمارے مخالفین اور دشمن بڑی کثرت میں ہیں۔ واللہ وہ وقت بہت قریب ہے کہ جب تم سنو گے کہ اکیلی عورت قادسیہ سے حج بیت اللہ کا ارادہ کر کے سفر کرے گی اور اس کو کسی کا خوف و خطر نہ ہوگا۔

پھر فرمایا۔ اے عدی اس دین (اسلام) میں داخل ہونے سے اس لئے بھی ہچکچا رہے ہو کہ حکومت اور بادشاہت دوسری قوموں کے ہاتھوں میں ہے۔ واللہ وقت دور نہیں جب تو خود اپنے کانوں سے سن لے گا کہ ارض بابل کے سفید محل مسلمانوں کے زیر نگین ہو گئے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عدی اب بتاؤ تمہیں مسلمان ہونے میں کیا تامل ہے کیا اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے، عدی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام مبارک سے میں بہت متاثر ہوا اور مسلمان ہو گیا۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہا کہا کرتے تھے کہ دو باتیں تو واقع ہو چکی ہیں تیسری باقی ہے اللہ کی قسم وہ بھی یقیناً ہو کر رہے گی میں نے دیکھ لیا کہ سرزمین بابل کے سفید محلات فتح ہو گئے ہیں میں نے یہ بھی دیکھ لیا کہ ایک عورت قادسیہ سے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر بلاخوف و خطر حج کے ارادہ سے مکہ مکرمہ کے لئے چلی اور اطمینان سے حج کر لیا۔ واللہ تیسری بات بھی پوری ہو کر رہے گی کہ لوگوں کے پاس اتنا مال ہوگا کہ کوئی لینے والا نہ ہوگا۔

تاریخ گواہ ہے کہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالٰے کے زمانہ میں ہی کوئی زکوٰۃ لینے والا نہ ملتا تھا۔ اس طرح محبوب رب العالمین کے منہ سے جو بات نکلی وہ ہو کے رہی۔

مناقب اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رانا خالد علی ربی، ایس، سی جھنگ صدر

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ـــــ فیضان رسالت سے براہ راست استفادہ کرنے والے وہ خوش نصیب انسان ہیں جن کا اللہ تعالٰی نے بدر، احد اور تبوک وغیرہ جیسے تاریخی محاذوں پر امتحان لیا اور پھر "اولٰئک ھم الفائزون" کہہ کر کامیابی کی سندیں عطا کیں۔ صحابہ کرام مکتب مصطفوی کے وہ عظیم شاگرد ہیں جن کا سب کچھ اسلام کے کام آیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت صحابہ کرام پوری انسانیت میں انبیاء علیہم السلام کے بعد افضل ترین جماعت ہے۔ صحابہ کرام ہی بارگاہ نبوت تک لیجاتے ہیں۔ صحابہ کرام کا قول و عمل ہی دین مصطفی کی عملی تشریح و تفصیل ہے۔

رفاقت رسولؐ کے مایہ ناز شرف سے بہرہ یاب حضرات کو امت محمدیہ، صحابہ رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خطاب سے یاد کرتی ہے اور شاید کوئی بدبخت مسلمان ایسا ہوگا جس کے دل میں اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پایاں محبت کے لائق صد شکر جذبہ کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام کے لئے بھی جذبۂ عقیدت و محبت نہ پایا جاتا ہو۔ اسی صحبت نبوی اور شرف صحابیت کی وجہ سے امت کا کوئی بڑے سے بڑا ولی، صالح، متقی اور عالم یا قائد کسی صحابی کے رتبہ کی ہمسری نہیں کر سکتا۔ یہی وہ نفوس قدسیہ ہیں جن کا تزکیۂ قلب، دعائے خلیلؑ و نوید مسیحاؑ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا: انہی مقدس افراد کو قرآن حکیم ـــــ "ترجمان رسول"، "دلیل نبوت"، "سچے مومن"، "صبغۃ اللہ کے پاکیزہ نمونے"، "شاندار کامیابی سے ہمکنار لوگ"، "حزب اللہ"، "حقدار مغفرت"، "گروہ ہدایت یافتہ"، "مفلحون"، "راشدون" "رضی اللہ عنہم و رضوعنہ" "فائزون"، "رفقاء رسولؐ"، "رحماء بینہم"، "صادقون"، "عباد الرحمٰن" اور "خیر الخلائق" کے لقب سے مخاطب کرتا ہے۔ یہی صحابۂ کرام جرعہ کشان بادۂ صداقت، انسانیت کے محسن اور تہذیب و شرافت کے علمبردار ہیں۔ تاریخ ان کے تابناک تذکروں سے روشن ہے اور کاروان حیات ان کے دم قدم سے رواں دواں ہے، یہی حاصل حیات ہیں، یہی سرمایہ انسانیت اور یہی امامان تہذیب ہیں۔ حلقۂ رسالت کے فیض یافتہ صحابہ کرام کی زندگیاں تاقیامت انسانیت کے لئے مینارۂ نور ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ـــــ کاشانۂ نبوت کے پروردہ، مہبط وحی کے تربیت یافتہ، علم کے مینار، علم و عرفاں کے چراغ، معدن کرم، منبع فیض، اسلام کے فدائی، رسول کے شیدائی، ایمان و یقین کی چٹان، مرتبت مجموعہ اوصاف، وسیع النظر، دقیق الفکر، رقیق القلب، قلیل الکلام، کثیر الصفت، عزم و شجاعت کا مجسمہ، نجابت و شرافت کا مرقع، پروقار، مستقل مزاج، عدل پسند، بردبار، پاکباز، غریب پرور، گدا نواز اور اسوۂ رسول کے مظہر تھے۔

صحابہ کرامؓ ـــــ اس دھرتی پر کفر و شرک کے کھلے اور شہ زور باغی تھے۔ دنیاوی لالچ، حرص و طمع جماعت صحابہؓ کو حق گوئی اور حق پرستی سے باز نہ رکھ سکا۔ اصحابؓ رسول ...... دشمنان دین کے لئے فولاد سے زیادہ سخت، معرکہ حق و باطل میں اسلام کی شمشیر بے نیام، گفتار و کردار میں اللہ کی برہان، محفل رسول کی رونق، اسلام کی جان اور اسلامی سیرت و کردار کے عظیم ہیکل تھے۔ یاران محمدؐ کی یہی وہ مطہر و مقدس جماعت ہے ـــــ جن کے میدان جہاد میں دوڑتے ہوئے گھوڑوں کے ٹاپوں کی خود رب کعبہ نے

قسمیں کھائی ہیں۔ جن کی فضیلت کا ذکر زبور و توریت میں ہو جن کی عظمت و بزرگی کو انجیل تسلیم کرے۔ جن کے حسن و جمال کو قرآن اقدس بیان کرے۔ جن کی مدح و توصیف خاتم الانبیاء نے اپنی زبان وحی ترجمان سے فرمائی ہو۔ مقام افسوس ہے کہ صیہونی لابی کے زر خرید قلمکار پیغمبر اسلام کی تیار کردہ جماعت کے درمیان اختلافات ظاہر کر کے ملی وحدت پر شبخون مار رہے ہیں، پیشہ ور شاعروں کے مرثیوں، علیل قصیدوں اور گروہی عصبیت کے مارے ہوئے مورخوں کی ژاژخائی اسلام کے اس لشکر جرار کے حسن و شباب کو کیسے ماند کر سکتی ہے، جن کے مناقب و محاسن قرآن و حدیث کے پاکیزہ ورقوں پر بکھرے ہوئے ہیں۔ یہی وہ لشکر ہے جس کی کمان خاتم الانبیاء و المرسلین حضرت محمد عربی نے فرمائی۔ یہی وہ مقدس جماعت ہے جو معیار ایمان قرار پائی، اسی جماعت نے جبرائیل کو اپنی آنکھوں سے اترتے دیکھا۔ اسی جماعت نے اپنی پلکیں نبی کی راہ میں بچھا دیں۔ اسی جماعت نے نبوت سے براہ راست تعلیم حاصل کی، اسی جماعت نے اپنے دودھ پیتے بچے ذبح کروا دیئے، یہی جماعت مقدسہ قرآن و سنت کی عینی گواہ ہے۔

قرآن مجید کے اوراق مبارکہ اس بات پر شاہد ہیں کہ صحابہ کرام کی جماعت مطہرہ شجاعت و بسالت کا پیکر تھی۔ ان کا خلوص لازوال تھا اور ان کی زندگی کا ہر لمحہ اطاعت رسول اور ایثار و استقامت کی نظیر تھا۔

صبر و مصابرت، ثبات و استقلال، بلند ہمتی، جہد مسلسل، غیر متزلزل عزم، اٹل ارادہ، اصول پرستی، دوستی باہمی تعلق داریاں، اخوت و الفت، عزیمت، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، خشیت الٰہی، صدق و سخاوت، زہد و تقویٰ، حق پرستی، فرض شناسی، سیاسی بصیرت، بے باکی، جرأت و شہادت، خود اعتمادی، عزت نفس، نیک نیتی، توکل علی اللہ یاران رسول کی سیرت کے نمایاں پہلو ہیں۔

کون اصحاب محمدؐ؟ جو ہیں مرشد کریم کی نگاہ و ... باقی صفحہ پر

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

وکیل کا نکاح منعقد ہے

سائل: جدہ سے ایک صاحب

س: ہمارے ساتھ ایک آدمی رہتا ہے جو کہ عرصہ دراز سے یہاں پر مقیم ہے۔ اس نے پاکستان میں اب دوسری شادی کی مگر یہ آدمی یہاں پر موجود رہا۔ اس نے اپنے داماد کے بھائی کے نام پاور آف اٹارنی روانہ کی۔ مگر یہ پاور آف اٹارنی بغیر تصدیق کے تھی، اور اس میں لکھا میری طرف سے اجازت ہے میرا نکاح پڑھا دے۔ کچھ عرصہ بعد یہ آدمی پاکستان گیا اور لڑکی کو اپنے گھر لے آیا۔ اب اس کے یہاں ایک لڑکی بھی پیدا ہوئی ہے، اس بات کو عرصہ ۲ سال گزر چکا ہے۔ آپ ہمیں یہ بتائیں کہ شریعت محمدی کے مطابق کیا یہ نکاح درست ہے؟ جب کہ یہ پاکستان گیا اور اس نے نکاح نہیں پڑھایا۔

ج: جب اس نے دوسرے کو اپنا وکیل بنا دیا اور وکیل نے نکاح کرا دیا تو نکاح صحیح ہو گیا۔ جس طرح خود قبول کرنے سے نکاح ہو جاتا ہے اسی طرح وکیل کے قبول کرنے سے بھی ہو جاتا ہے، اور وکیل بنانے کے لئے کسی کی تصدیق کی ضرورت نہیں ہوتی۔

مسجد میں جنازے کا مسئلہ

سائل: محمد صدیق حسینی

س: ہماری مسجد کے ساتھ گلی اور صاف گلی ہے، جمعہ کے دن نمازیوں کے زیادہ ہونے کی صورت میں جھاڑو دے کر ہم وہاں صفیں بچھاتے ہیں (الف) یہاں نماز پڑھنے میں کوئی حرج تو نہیں؟ (ب) کیا اس گلی میں ہم نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں؟

ج: اگر صفیں وہاں تک مسلسل پہنچ جاتی ہیں درمیان میں خلا نہیں رہتا تو نماز صحیح ہے۔ نماز جنازہ کے لئے اس کے سوا کوئی جگہ نہ ہو تو مجبوری ہے ورنہ مکروہ ہے۔

س: ایک آدمی کے پاس ۵ تولہ سونا ہے، اپنے مکان میں رہتا ہے یا سرکاری مکان میں رہتا ہے اس کی اپنی سواری ہے، اس پر قرض بھی نہیں تو کیا ۵۲½ تولہ چاندی کے نصاب کے پیش نظر وہ صاحب نصاب ہے؟

ج: اگر اس کے ساتھ کچھ نقد پیسے بھی ہوں تو زکوٰۃ فرض ہے اور اگر سونے کے علاوہ ایک پیسہ بھی نہیں تو زکوٰۃ اس سونے پر واجب نہیں۔

س: زانی حقوق اللہ میں مداخلت کرتا ہے یا حقوق العباد میں بھی، اگر وہ توبہ کرے تو صرف اللہ سے معافی مانگے یا اس عورت کے باپ اور شوہر وغیرہ سے بھی۔ جب کہ ایسا کرنے میں خطرہ ہے؟

ج: صرف اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے۔

س: کیا مرد اور عورت (میاں بیوی) باہمی رضامندی سے عزل کر سکتے جبکہ مقصد عورت کی صحت اور اولاد کی تربیت میں کمی کا خدشہ ہو۔

ج: جائز ہے

ولی اللہ کی تعریف

سائل: محمد شفیق سعودیہ

س: ولی اللہ کے بارے میں قرآن پاک میں کیا ارشاد ہے

اور کیا ولی اللہ کی بیعت کرنی چاہیئے یا نہیں۔ میرے علم میں تو یہ بات ہے کہ ولی اللہ کی بیعت کرنی چاہیئے۔

ج: قرآن کریم کی رُو سے ولی اللہ وہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا پابند ہو، متقی پرہیزگار ہو، اور اس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق صحیح ہو، ورنہ ولی اللہ نہیں۔

اگر ایسا ولی اللہ مل جائے تو جائز امور میں اس کی اطاعت کی جائے۔ اس سے بیعت ہونے میں بھی مضائقہ نہیں۔ مگر اس میں جلدی نہ کرے، بہت سے لوگ بناوٹی ولی اللہ بنے پھرتے ہیں ان سے بچنا چاہیئے۔

خواب میں شیطان کا حکم

سائل: الیاس احمد شیخ

س: مساجد کی موجودگی میں کوئی بھی عالم دین یا مولوی یا پیر فقیر گھر پر نماز باجماعت کا اہتمام کرے، کیا یہ جائز ہے؟ عذر اس کا یہ ہے کہ چونکہ مساجد میں لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ اذان اور خطبہ اور نماز ادا کی جاتی ہے، جو جائز نہیں، اس لئے ہم الگ اہتمام کرتے ہیں۔

ج: مسجد کی جماعت کو بلا عذر چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے۔ اور نماز کا لاؤڈ اسپیکر پر عذر نہیں جبکہ علماء نے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔

س: ایک بزرگ وفات کے بعد عالم خواب میں ایک مستری کو اپنا مقبرہ بنانے کی مسلسل ہدایت فرماتے ہیں۔ اور وہ اُن کی ڈائرکشن میں تعمیراتی کام مکمل کرتا ہے۔ کیا وفات کے بعد کوئی بھی اہم شخص مادی دنیا میں کسی قسم کی ہدایات دے سکتا ہے۔

ج: خواب کوئی حجت شرعیہ نہیں ہے، مقبرہ بنانے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف خواب میں شیطان ہی حکم دے سکتا ہے بزرگ نہیں ہو سکتا۔

بیٹی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے

سائل: گجرات سے ایک صاحب

س: میری ایک لڑکی بیوہ ہے جس کی عمر تقریباً ۳۰ سال ہے۔ اس کا ایک بچہ ۸ سال اور ایک بچی عمر ۳ سال ہے۔ میں خود صاحب نصاب ہوں اور زکوٰۃ ادا کرتا ہوں۔ کیا میں اس لڑکی کو زکوٰۃ دے سکتا ہوں، اور اگر دے سکتا ہوں تو کتنی؟

ج: بیٹی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ اور اس کی اولاد کو بھی نہیں۔ البتہ اگر آپ کے بیٹے صاحب نصاب ہوں تو وہ اپنی زکوٰۃ اپنی بہن کو دے سکتے ہیں۔

قادیانی سے قطع تعلق ضروری ہے

سائل: محمد افضل کراچی

س: میرے سسرال عرصہ سے قادیانی ہیں (والعیاذ باللہ) کیا میرے سسر اور ساس کا نکاح قائم ہے؟

مجھے اپنے دوسرے رشتہ داروں سے معلوم ہوا کہ میرے سسر عرصہ سے قادیانی ہو گئے ہیں۔ آیا میں اپنی بیوی کو ان کے والدین اور بہن بھائیوں سے ملنے جلنے دوں یا نہیں؟ اگر وہ اس معاملے میں میرا ساتھ دے تو ٹھیک ہے کہ میں اپنے والدین اور بہن بھائیوں سے نہیں ملوں گی اگر میری بیوی کہے کہ میں اپنے والدین اور بہن بھائیوں کو نہیں چھوڑ سکتی ہوں تو پھر مجھے کیا کرنا ہوگا۔ جبکہ میرے اس وقت ۵ بچے ہیں۔

ج: جو شخص پہلے مسلمان ہو پھر قادیانی ہو جائے اس کا نکاح مسلمان عورت سے قائم نہیں رہتا۔ اگر آپ کی ساس مسلمان ہے تو اس کو قادیانی مرتد سے الگ ہو جانا چاہئے

۲ آپ کی اہلیہ کو چاہیئے کہ اپنے باپ سے قطع تعلق کرے، کیونکہ ایمان کا رشتہ سب سے بڑا رشتہ ہے۔ قادیانی، خدا و رسول کے دشمن ہیں اور جو مسلمان اللہ و رسول کے دشمنوں سے تعلق رکھے، وہ خدا کے قہر اور غضب کے نیچے آئے گا۔ آپ اپنی بیوی کو سمجھائیں۔

تجارت میں شراکت داری

س: تجارت کی شراکت داری میں مقررہ ماہانہ منافع مثلاً ۵٪ پانچ فیصد یا ۷٪ سات فیصد حاصل کر لیا ہے؟

ج: اگر رقم کا فیصد مقرر کیا جاتا ہے تو سود ہے۔ اور اگر حاصل ہونے والے منافع کا فیصد مقرر کیا جاتا ہے تو جائز ہے بشرطیکہ کاروبار بھی جائز ہو۔

دوسری جماعت

س: ایسی مسجد جس پابندی سے پانچوں وقت نماز باجماعت ہوتی ہو اور امام مقرر ہو دوسری جماعت کرنا کیسا ہے؟

ج: مکروہ ہے۔

س: سنا ہے کہ امام کی جگہ چھوڑ کر دوسری جماعت ہو سکتی ہے؟

ج: بغیر اقامت کے کی جائے تو بعض کے نزدیک جائز ہے۔

س: ایسی مسجد جہاں پابندی سے جماعت نہیں ہوتی دوسری جماعت کرنا کیسا ہے؟ اور کیا دوسری جماعت کے لئے اذان و تکبیر دونوں کہنا ضروری ہیں۔

ج: اگر محلے کی مسجد نہیں بلکہ اسٹیشن یا اڈے کی مسجد ہے تو وہاں دوسری جماعت ہو سکتی ہے، اذان ضروری نہیں اقامت کہہ دی جائے۔

س: چائے یا بوتل یا شربت کھڑے ہو کر پینا کیسا ہے اور پھل، مٹھائی وغیرہ کھڑے ہو کر کھانا کیسا ہے؟

ج: کھڑے ہو کر کھانا پینا مکروہ ہے۔

س: اگر عورت کی ٹخنے حالت نماز میں نظر آئے تو کیا نماز ہو جاتی ہے؟

ج: ہاں نظر آئیں تو نماز نہیں ہوگی۔

امیر خسرو کا ستار

سائل: محمد صدیق ناجک کورنگی

س: آجکل ٹی وی میں ایک پروگرام آتا ہے جس میں ٹی وی والے فرماتے ہیں کہ یہ سرمایہ ساز امیر خسرو کی ایجاد کردہ ہے۔ یہ کہاں تک سچ ہے۔ کیا امیر خسرو شاعر کے علاوہ موسیقار بھی تھے۔

ج: امیر خسرو نبی نہیں تھے اگر انہوں نے کوئی ساز ایجاد کیا ہے تو وہ ہمارے لئے شریعت نہیں ہے۔

قصہ ایک پرانے مناظرہ کا

قادیانی زندیقوں کا عبرتناک فرار

از محمد حنیف ندیم

مجلس تحفظ ختم نبوت ایک عالمی تبلیغی اصلاحی مذہبی جماعت ہے، جس کا ملک کی سیاست سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ مجلس جس کی بنیاد حضرت امیر شریعتؒ نے رکھی تھی۔ اور خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادی مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری۔ مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر فاتح قادیان مولانا محمد حیات شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے مردان حق نے اپنے اپنے دور میں جس کی قیادت و سیادت کا فریضہ سرانجام دیا۔ بحمدہ تعالیٰ آج اس کی امارت شیخ طریقت مولانا خان محمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ فرما رہے ہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کا طرۂ امتیاز ملک عزیز و بیرون ملک میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف خاص ختم نبوت کی حفاظت و اشاعت کا فریضہ سرانجام دینا ہے اور بس۔ اللہ رب العزت نے مجلس کو اس عظیم کام کے صدقہ میں کس کس طرح اپنی رحمتوں سے سرفراز فرمایا کیا کیا بشارتیں سنائی گئیں۔ اس کی طویل فہرست ہے۔

مجلس کے اکابر نے یوم تاسیس سے اعلان کیا تھا کہ کائنات کے کسی حصہ میں کوئی منکر ختم نبوت کسی مسلمان کو تنگ کرے، اس کے ایمان پر ڈاکہ ڈالے، مجلس کے دفتر کو ایک کارڈ لکھ کر اطلاع کر دی جائے، مجلس کے فاضل مبلغین اسلام اور مناظرین ختم نبوت اس دور دراز کے علاقے میں پہنچ کر اہل اسلام کے ایمانوں کو بچائیں گے۔ قادیانیوں کے ہر چیلنج کا منہ توڑ جواب دیں گے۔ اور ان کو عبرتناک شکست سے دوچار کریں گے۔ اندرون و بیرون ملک مجلس نے اپنے اس اعلان کی کس کس طرح لاج رکھی اور کس طرح دشوار گذار اطراف و اکناف کے سفر طے کر کے دنیائے اسلام سے خراج تحسین، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی اور اللہ رب العزت کی رضا کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا، اس سے پوری دنیا آگاہ ہے۔ آج بھی بحمدہ تعالیٰ مجلس کا پوری دنیا میں لٹریچر وعظ و تبلیغ کے ذریعہ اشاعت اسلام و تحفظ عقیدہ ختم نبوت کا مربوط نظام موجود ہے۔

آج کی مجلس میں ہم مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے شعبہ تبلیغ کی ایک عظیم الشان کامیابی و کامرانی سے اسلامیان پاکستان کو باخبر کرنا چاہتے ہیں، جس کے پڑھنے سے جہاں دلوں کو تازگی، ایمانوں کو حرارت، قلب و جگر کو فرحت میسر آجائیگی وہاں دشمنان دین، منکرین ختم نبوت، قادیانیوں کی ذلت آمیز شکست کا بھی نقشہ سامنے آجائے گا۔ یہ روداد ایک کتابچہ کی شکل میں شائع ہوئی تھی، لیکن قارئین ختم نبوت کے استفادہ کے لئے اسے دوبارہ شائع کیا جارہا ہے۔

(محمد حنیف ندیم)

مجلس کے مرکزی دفتر ملتان میں ایک اطلاع!

از چک ۔۔۔ سرکاری ضلع بہاولنگر

۸۷

۱۷-۲-۸۱

بخدمت جناب من: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے قریب ریلوے اسٹیشن چک عبداللہ پر ایک نائب اسٹیشن ماسٹر رانا صاحب عرصہ ایک سال سے آئے ہیں، وہ قادیانی ہیں اور سال بھر سے اہل اسلام کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور ان کے ایمانوں کو خراب کر رہے ہیں۔ مرزائی مذہب کی کتابیں و لٹریچر تقسیم کرتے ہیں، اب اس نے ہمیں مناظرہ کی دعوت دی ہے، آپ سے التماس ہے کہ آپ ہماری مدد کریں۔ کوئی ماہر تجربہ کار عالم مقرر فرمائیں جو ان کو شکست فاش دے کر مسلمانوں کے ایمان کو محفوظ کرے وہ ہمیں آئے دن تنگ کرتا ہے، آپ کا فرض ہے کہ ہماری مدد کریں۔ اور جماعت کے خرچ پر مناظرہ کا انتظام کریں، کیونکہ ہم غریب آدمی ہیں۔ ایک آدھ آدمی کے قیام طعام سے زائد خرچ بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ جواب ہر حالت میں دیں۔ مہربانی۔ آپ کا مخلص: چوہدری محمد رانجھا۔

ادائیگی فرض کا احساس

جب یہ خط مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ناظم دفتر خازن حال ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کو ملا تو انھوں نے سوچا کہ اگر خط لکھ کر تاریخ کا تعین کیا جائے تو خط آنے اور جواب آنے پر کم از کم پندرہ دن لگ جائیں گے، اس عرصہ میں اگر کوئی شخص مرتد ہو گیا تو قیامت کے دن ہمارے پاس اس کا ۔۔۔۔۔۔۔ کیا ہوگا۔ اس نے جواب لکھنے کی بجائے آپ نے فوراً خطیب ربوہ مولانا خدا بخش شجاع آبادی اور مجلس کے مایہ ناز مبلغ و مناظر مولانا اللہ وسایا سابق خطیب جامع مسجد محمدیہ ربوہ کو حکم فرمایا کہ آپ حضرات وہاں تشریف لے جا کر اسلامیان علاقہ کے ایمانوں کو بچائیں۔

چنانچہ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب اور مولانا خدا بخش صاحب ۲۵ فروری ۸۱ء کو بہاولنگر تشریف لے گئے، وہاں بہاولنگر مجلس کے امیر حضرت مولانا قاری عبد الغفور صاحب اور جنرل سیکرٹری مجلس بہاولنگر جناب مولانا فیض احمد صاحب مدرسہ اسٹیشن مولانا شہاب المدینہ کے ہمراہ چک عبداللہ تشریف لے گئے۔

چک عبداللہ ریلوے اسٹیشن ہے۔ چشتیاں اور بہاول نگر کے درمیان واقع ہے، قرب وجوار کے دیہاتوں کا مرکزی اڈہ بھی ہے۔ مجاہدین ختم نبوت کا یہ قافلہ جب چک عبداللہ پہنچا تو معلوم ہوا کہ نائب اسٹیشن ماسٹر رانا بشارت احمد اتفاقاً قادیانی ہے اور وہ اپنی جماعت کے جلسہ پر ڈاہرانوالہ گیا ہوا ہے، صبح آیا حاضری لگا کر جلسہ پر چلا گیا۔ مولانا اللہ وسایا نے احباب کے مشورہ سے کچھ پمفلٹ کانٹے والے کو دیئے کہ رانا صاحب تشریف لائیں تو ان کو دے دینا اور ان سے کہنا کہ آپ سے ملنے کے لئے کچھ ساتھی آئے تھے، اب مسئلہ درپیش تھا کہ اس علاقہ میں کام کی راہیں تلاش کی جائیں تاکہ وقت ضائع نہ ہو۔ چنانچہ مشاورت کے بعد وفد کے ارکان نیشنل بینک، مل آفس، کینال ریسٹ ہاؤس، تھانہ اڈہ پر دکاندار و تاجر حضرات سے ملے، ان میں مجلس کا لٹریچر فری تقسیم کیا، اپنی آمد کی غرض بیان کی۔ مقامی احباب کے اصرار پر اڈہ کی مسجد میں مختصر تبلیغی مجلس کا انعقاد کیا گیا۔ ظہر کی نماز کے بعد حضرت مولانا اللہ وسایا نے مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ اور مرزائیوں کے عقائد باطلہ پر روشنی ڈالی، آپ نے اپیل کی کہ تمام مسلمان، قادیانیوں کے عقائد و نظریات سے خود بچیں اور دوسروں کو بچائیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر قادیانی ایک جھوٹے اور خود ساختہ نبی کے غلط و خلاف اسلام عقائد کو پھیلانے کے لئے کوشاں ہیں تو کیوں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار اپنے سچے نبی کی عزت و ناموس اور آپ کے وصف خاص ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بھی کوشش کریں، اس پر تمام حاضرین نے تردید قادیانیت اور حفاظت و اشاعت عقیدۂ ختم نبوت کا وعدہ کیا۔ اس اثنا میں معلوم ہوا کہ رانا بشارت احمد بھی جلسہ سے واپس آگئے ہیں۔ انہیں پیغام بھجوا دیا چنانچہ وہ مسجد میں آگئے۔

قادیانی سے گفتگو کا آغاز

تعارف کے بعد حضرت مولانا خدا بخش صاحب خطیب اسلام کے کہنے پر مناظر ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا نے رانا بشارت احمد سے گفتگو کا آغاز کیا۔ آپ نے فرمایا رانا صاحب ممکن ہے آپ کی جماعت کا کوئی مولوی صرف اور صرف اپنے پیٹ کیلئے کاروباری طور پر مرزائیت کی تبلیغ کرتا ہو یا مسلمانوں سے کوئی صاحب کاروبار کے طور آپ کی جماعت کی تردید کرتے ہوں لیکن میرا آپ کے متعلق خیال ہے کہ آپ نے کاروبار کے لئے پیشہ ورانہ طور پر نہیں بلکہ حق سمجھ کر مرزائیت کو قبول کیا ہوگا (رانا صاحب فرط مسرت سے سر ہلا کر کہنے لگے: جی بالکل آپ نے صحیح فرمایا ہے واقعۃً میں احمدیت کو حق پر سمجھتا ہوں) مولانا فرمایا کہ بالکل اسی طرح میں قبر کو سامنے رکھ کر یوم جزاء و سزا کے مالک کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ ہماری جماعت مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان بھی آپ کی جماعت مرزائیت کے عقائد و نظریات کی تردید، دین سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا، حضور علیہ السلام کی خوشنودی اور اپنی نجات سمجھ کر کرتی ہے۔ ہمارا بھی یہ کاروبار یا پیشہ نہیں (رانا صاحب نے کھسیانا ہو کر جی صحیح ہے) مولانا نے فرمایا اس لئے میں آج کی محفل میں آپ سے درخواست گذار ہوں کہ آپ مہربانی کر کے یہ ارشاد فرمائیں کہ آپ کو مرزائیت میں کیا کیا خوبیاں نظر آئیں جس کی بنیاد پر آپ نے یہ مذہب قبول کیا۔ اور میں دیانتداری سے آپ کو بتاؤں گا کہ مجھے کیا کیا عیوبات مکر و فریب قادیانیت میں نظر آئے جس کی بنیاد پر میں اس فرقۂ ضالہ کی تردید میں دن رات ایک کئے ہوئے ہوں۔ آپ قادیانیت کی خوبیاں بیان کر دیں، میں اس کے عیوبات اور قبائح آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں، پھر میری بات آپ کی سمجھ میں آجائے تو آپ قبول فرمالیں۔ آپ کی بات میری سمجھ میں آگئی تو میں اس پر غور کروں گا۔ حضرت مولانا اللہ وسایا کی اس تمہیدی گفتگو کے بعد جناب رانا بشارت احمد نے کہا: حضرت مولانا میں نے احمدیت کو قبول اس لئے کیا ہے کہ مرزا صاحب میرے نزدیک عاشق رسول تھے۔ احمدیت قبول کرنے سے مجھے فرقہ واریت سے نجات ملی اور تیسری بات یہ ہے کہ مرزا صاحب اپنے وقت کے مجدد و مہدی ہیں۔

حضرت مولانا اللہ وسایا کی جوابی تقریر

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے جواباً فرمایا کہ رانا صاحب آپ کی تینوں باتوں سے مجھے زبردست شدید اختلاف ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے شاید اپنے مذہب کا صحیح معنٰی میں مطالعہ نہیں کیا یا آپ کو نہیں کرنے دیا گیا، یا آپ سے آپ کی جماعت کے بانی مرزا قادیانی کی کتب کو اوجھل رکھا گیا ہے، اگر آپ دیانتداری سے ان کتابوں کو پڑھتے تو میری طرح آپ بھی اس نتیجہ پر پہنچتے کہ مرزا قادیانی نبی، رسول، مجدد تو در کنار ایک شریف انسان اور قابل اعتماد و اعتبار آدمی بھی نہ تھا۔ دیکھئے آپ نے تین باتیں ارشاد فرمائیں: (۱) مرزا صاحب عاشق رسول تھے۔ (۲) فرقہ واریت سے نجات ملی۔ (۳) وہ مجدد و مہدی تھے۔ اس وقت سر دست میں پہلی بات کو لیتا ہوں۔ میں اس بحث میں نہیں پڑتا کہ (الف) مرزائیت کے قبول کرنے سے فرقہ واریت سے نجات ملتی ہے یا مرزا غلام احمد کے خود ماننے والے کس بری طرح فرقہ واریت کا شکار ہیں وہ آپس میں ایک دوسرے پر نہ صرف زنا، شراب، لواطت، بددیانتی، اخلاق باختگی کے ناقابل تردید ثبوت پیش کرتے ہیں، بلکہ ایک دوسرے پر کافر، منافق، بے دین کے فتوے بھی لگاتے ہیں۔ مرزائیت میں مذہبی و اخلاقی فرقہ واریت کی جو کیفیت ہے اس کی تو نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔ (ب) باقی رہی یہ بات کہ وہ مجدد تھے یا مہدی بلکہ وہ تو اپنے لکھے مطابق نسل انسانی (آدم زاد) بھی نہ تھے۔ انسان کے تخم ہی نہ تھے۔ ہاں البتہ وہ اپنے کو انسان کی شرم والی جگہ (تعیین خود کیجئے کہ وہ کونسی جگہ ہوتی ہے) تھے۔ وہ خود لکھتے ہیں کہ ؎

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار
(درثمین)

لیکن جناب رانا صاحب اس وقت میں اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتا تاکہ وقت ضائع نہ ہو، آپ کی پہلی بات کہ "مرزا صاحب عاشق رسول تھے" کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ دیکھئے رانا صاحب مجھے بحمدہ تعالیٰ مرزائیت کے لٹریچر کا بھرپور مطالعہ ہے۔ میرا دعویٰ ہے کہ اس کائنات میں اگر کوئی انسان حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا ہے تو وہ مرزا قادیانی ہے۔ میرے نزدیک وہ حضور علیہ السلام کا بدترین دشمن بلکہ معاف رکھیں آپ کا وہ بدزبان دشمن ہے۔ جتنی رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین مرزا قادیانی نے کی ہے اس کرۂ ارض میں اور کسی بدبخت نے نہیں کی۔ جناب رانا صاحب نے مولانا کی تقریر کو درمیان میں ٹوک کر کہا: مولانا آپ تفصیل میں نہ جائیں بلکہ اس کی مثال پیش کریں کہ مرزا صاحب واقعی حضور علیہ السلام کے گستاخ تھے۔ زیادہ تقریر سے کیا فائدہ۔

مولانا اللہ وسایا نے اپنی گفتگو کا دوبارہ آغاز کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ رانا صاحب مجھے شدید صدمہ ہے کہ آپ نے میری بات کو پورا نہیں ہونے دیا۔ ورنہ آپ کا جو مطالبہ ہے کہ مرزا صاحب کی کتب سے توہین حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ جات پیش کریں۔ میں وہ عرض کرنا چاہتا تھا مگر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔ آپ غصہ تھوک دیں۔ ٹھنڈے دل سے میری معروضات سنیں۔ میرا فرض ہے کہ میں آج اپنی ہر بات اور دعویٰ کا ثبوت پیش کروں۔ انشاء اللہ العزیز ایسا ہی ہوگا، آپ اطمینان فرمائیں۔ تو میں عرض کر رہا تھا کہ مرزا قادیانی نے حضور علیہ السلام کی توہین کی ہے اور اپنی کتاب خطبۃ الہامیہ میں حضور علیہ السلام کی نبوت کے زمانہ کو پہلی رات کے چاند سے تشبیہ دی ہے۔ اور اپنے زمانہ کو چودھویں رات کے چاند سے تشبیہ دی ہے۔ رانا صاحب نے پھر بات ٹوک کر کہا۔ مولانا یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ مولانا نے مسکرا کر فرمایا: رانا صاحب اطمینان رکھیں آپ پریشان کیوں ہو گئے؟ وہ تو حضور علیہ السلام کے متعلق لکھتا ہے کہ نعوذ باللہ آپ سور کی چربی استعمال کیا کرتے تھے۔ رانا صاحب نے استغفراللہ کہتے ہوئے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ مولانا نے مسکرا کر کہا آپ کا یہ سوال غلط ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ آپ یہ سوال مرزا قادیانی سے کریں کہ اس نے حضور علیہ السلام کی یہ توہین کیوں اور کس طرح کی۔ آپ تو مجھ سے یہ سوال کریں کہ یہ حوالہ ہے یا نہیں۔ اگر حوالہ ہے تو مرزا صاحب مجرم۔ اگر حوالہ نہیں تو میں مجرم۔

رانا صاحب آپ کی جماعت کا عقیدہ ہے کہ ؎

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

رانا صاحب نے کہا۔ مولانا میری درخواست ہے کہ آپ حوالہ اگر لا کر دکھا دیں تو پھر بات بنے گی۔ مولانا نے فرمایا: رانا صاحب! میں ایک بار نہیں، ہزار بار آپ کے مطالبہ کو تسلیم کرتا ہوں کہ آپ کو حوالہ جات لا کر دکھاؤں تو میری کیا سزا ہوگی اور اگر حوالہ جات دکھا دوں تو ان حوالہ جات کو پڑھنے کے بعد آنجناب کا کیا ردعمل و رویہ ہوگا۔ دونوں باتوں کا میں آپ کو اختیار دیتا ہوں، آپ طے کر دیں پھر تحریر ہو جائے۔

رانا صاحب نے فرمایا: مولانا تحریر کی کیا ضرورت ہے یہ لوگ مجھے جانتے ہیں، آپ ان حاضرین سے پوچھ سکتے ہیں کہ میں ایک سال سے یہاں پر قیام پذیر ہوں، میرے سال بھر کے ریکارڈ سے یہ لوگ ثابت نہیں کر سکتے کہ میں نے کبھی جھوٹ بولا ہو۔ تحریر کی کیا ضرورت ہے۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر آپ حوالہ جات لا کر مجھے دکھا دیں تو میں قادیانیت سے تائب ہو کر غلام احمد کے جھوٹے ہونے کا اعلان کر دوں گا۔

مولانا اللہ وسایا نے کہا۔ رانا صاحب مجھے تو آپ کی یہ تازہ بات سن کر بجائے خوشی کے سخت صدمہ ہوا ہے کہ آپ ایسے انسان ہیں کہ آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، مگر افسوس، صدمہ اور دکھ کی بات میرے لئے یہ ہے کہ آپ مانتے ایسے آدمی کو ہیں جو ہر قدم پہ جھوٹ بولتا تھا، میرا دعویٰ ہے کہ اس کائنات میں جھوٹے لوگوں، کذاب انسانوں کا کنونشن بلایا جائے تو جھوٹوں کے عالمی چیمپئن کا اعزاز مرزا صاحب کو ملے گا۔ رانا صاحب نے پھر بات کاٹ کر کہا کہ وہ کیسے؟ مولانا صاحب نے کہا: رانا صاحب مرزا قادیانی کے سینکڑوں جھوٹ ہوں گے، مگر اس وقت ایک جھوٹ کو آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں کہ مرزا صاحب نے اپنی کتاب شہادت القرآن میں لکھا ہے کہ آخری خلیفہ کے وقت آسمان سے آواز آئے گی **هٰذا خلیفة الله المهدی**۔ لکھا ہے کہ یہ روایت بخاری اصح الکتب بعد کتاب اللہ میں ہے۔ میں دعویٰ کرتا ہوں کہ پوری بخاری شریف میں اگر یہ روایت دکھا دی جائے تو میں **دس ہزار روپے انعام** دینے کے لئے تیار ہوں۔ مگر میرا دعویٰ ہے کہ پوری کائنات کے مرزائی اکٹھے ہو کر بلکہ خود مرزا قادیانی اپنی قبر سے نکل کر بھی بخاری شریف سے یہ روایت نہیں دکھا سکتے۔ جناب مرزا صاحب نے سفید جھوٹ بولا ہے، جسے اس کی جماعت کے زلہ خوار و وظیفہ خور مرزائی مبلغ سچا ثابت نہیں کر سکتے **فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار**۔ رانا صاحب اب اس کا ایک اور کرارا جھوٹ بھی سنیئے۔

رانا صاحب:۔ ورنہ مولانا چلو آپ تحریر کریں۔ مولانا نے مسکرا کر کہا: بہت اچھا لائیے قلم دوات، میں تحریر کرنے کے لئے تیار ہوں ـــــ تمام حاضرین کے چہرے خوشی سے دمک اٹھے۔ کاغذ قلم لانے کو ساتھی اٹھے مولانا نے پہلو بدلا۔ تیار ہوئے، آپ کے پہلو میں ایک کتاب "وصال ابن مریم" مصنفہ مرزا طاہر احمد قادیانی پڑی تھی۔ آپ نے اسے ہٹانا چاہا تو پھر رانا صاحب نے فرمایا:

دلچسپ لطیفہ

مولانا آپ کتاب کو پیچھے کیوں دھکیل رہے ہیں؟ کیا آپ اس سے الرجک ہیں؟ مولانا پھر مسکرائے اور فرمایا رانا صاحب! میں کتاب سے کیا

اگر جلک ہوں۔ رانا صاحب۔ تو آپ اس کو دیکھتے کیوں ہیں؟ پڑھتے کیوں نہیں۔ مولانا۔ رانا صاحب! میں نے نہ صرف اس کتاب کو پڑھا ہے بلکہ اس کے مصنف کو، اس کے باپ کو اور اس کے دادا مرزا غلام احمد صاحب کو بھی پڑھا ہے، اگر فرمائیں اور طبع نازک پر گراں نہ گذرے تو بیچارے مصنف کتاب ہذا تو درکنار اس کے جدِ صاحب یعنی مرزا قادیانی صاحب کے متعلق اس کے اپنے گھر سے سنئے، اس کے اپنے ایک مرید نے جو اس کو مسیح موعود اور ولی اللہ مانتا ہے ——— لکھا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے تھے۔ پنجابی میں یعنی کبھی کبھی حضرت صاحب ڈگ لالیندے سی گے۔

رانا صاحب نے فوراً کہا: مولانا چھوڑیئے اس گفتگو کو۔ آپ اگر حوالہ جات لکھ کر دکھا دیں تو میں لکھ کر دیتا ہوں کہ میں مرزائیت چھوڑ دوں گا۔

مولانا۔ مجھے خوشی ہوگی۔

کاغذ قلم آتا ہے۔ مولانا تحریر کے لئے شروع ہوتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ رانا صاحب! آپ فرمائیں کہ کون کون سے حوالہ جات میں دکھاؤں تو آپ مسلمان ہو جائیں۔

رانا صاحب۔ مولانا آپ دکھا دیں کہ مرزا صاحب نے لکھا ہو کہ حضور علیہ السلام نعوذ باللہ سور کی چربی استعمال کرتے تھے۔ دوسرے وہ شعر کہ مرزا صاحب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہیں، تیسرا کہ مرزا صاحب جھوٹ بولتے تھے۔ چوتھا کہ وہ زنا کیا کرتے تھے ——— مولانا نے قلم پکڑا۔ کاغذ سامنے رکھا اور فرمایا رانا صاحب اس کے علاوہ بھی اگر کوئی حوالہ ارشاد فرمائیں تو اس کا بھی میں تحریر میں ذکر کر دوں۔ (رانا صاحب) نہ نہ مولانا یہ کافی ہیں۔ بہت اچھا مولانا نے کہا:

مناظرہ کے لئے فریقین کی متفقہ تحریر کا متن:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ باعث تحریر آنکہ

باقی صفحہ پر

مرزائے قادیاں کے دعاوی اور عبرتناک انجام

خواجہ عبدالحمید بٹ آف قادیاں لودھراں

مسیلمہ پنجاب غلام احمد قادیانی نے اسلام کے خلاف اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جس قدر گستاخیاں کیں۔ وہ مسلمانوں کے لیے ناقابل برداشت ہیں۔ اس گستاخ نے انگریزی حکومت کے اشارے اور کھونٹے پر جس قدر دل آزار اور اشتعال دلانے والی تحریریں شائع کی ہیں۔ وہ اس کو واصل جہنم کرنے کیلئے کافی ہیں۔ اس لیے اپنی شہرت اور کمائی کرنے کے لیئے مختلف بہروپ بدلے۔ حسن بن صباح کی طرح اپنی تحریروں اور دعووں کی تاویلیں کیں جو اس کی ذلت کے لیئے کافی ہیں اس کے چند ایک دعاوی یہ ہیں۔

ابتدائی حالات

قادیانی دجال منشی غلام احمد سیالکوٹ ضلع کچہری میں ۱۸۶۴ء سے لے کر ۱۸۶۸ء تک ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے دفتر میں دس روپیہ ماہوار پر نقل نویس رہا۔ اس دوران منشی غلام احمد پر رشوت خوری کا بھی الزام ہے۔ منشی غلام احمد نقل نویس نے مختار کاری کا امتحان دیا۔ اس کے ہمراہ لالہ بھیم سین بٹالوی نے بھی امتحان دیا۔ منشی غلام احمد بخشش کورٹ سے امتحان کا نتیجہ معلوم کیا تو پتہ چلا کہ منشی غلام احمد فیل ہو گیا اور لالہ بھیم سین بٹالوی پاس ہو گیا۔ منشی غلام احمد مڈل پاس بھی نہ تھا جھوٹ سے الہام گھڑ لیا۔

ور کہ لالہ بھیم سین بٹالوی کے علاوہ سب فیل ہیں۔

حالات زندگی سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۱۳۵ مصنف بشیر احمد پسر منشی غلام احمد۔

چند دعاوی

۱۸۹۱ء میں منشی غلام احمد نے مجدد۔ محدث۔ نذیر۔ مامور من اللہ ظلی نبی۔ بروزی نبی۔ غیر حقیقی۔ استعاری نبی مہدی مثیل مسیح جے سنگھ بہادر کرشن گوپال۔ رودر گوپال وغیرہ وغیرہ بے تکے دعوے کیے اور بے حیائی کی یہاں تک حد کر دی کہ منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد۔ درثمین فارسی اور پھر اس کے متبعین نے بھی دل آزاری کی حد کر دی

"حضرت مسیح موعود کا ذہنی ارتقا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تھا۔ یہ جزوی فضیلت ہے جو حضرت مسیح موعود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تھی۔"

(رسالہ ریویو آف ریلجنز قادیاں ماہ مئی ۱۹۲۹ء)

محمد رسول اللہ دوبارہ آئیگا۔

قرآن کریم۔ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ محمد رسول اللہ ایک دفعہ پھر دنیا میں آئے گا (یعنی غلام احمد کی شکل میں نعوذ باللہ) کلمۃ الفصل صفحہ ۱۰۵ جلد ۱۴ نمبر ۳ مصنفہ مرزا بشیر احمد پسر قادیانی متنبی)

اگر محمد رسول اللہ پہلی بعثت میں نبی اللہ اور رسول اللہ تھے جو دوسری بعثت میں جو اپنی شان سے بڑھ کر ہوتی ہے وہی محمد رسول اللہ کیوں نبی اور رسول نہیں رہا۔ (اخبار فاروق قادیان جلد ۲۱ نمبر ۳-۱۴ اکتوبر ۱۹۳۶ء)۔

پس آپ (منشی غلام احمد) کے عین محمد ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ (اخبار الفضل عرف الدجل قادیان ۱۶ر ستمبر۔ ۱۹۱۵ء)

حقیقت کھلی بعثت ثانی کی ہم پر
کہ جب مصطفیٰ مرزا بن کے آیا

نیا کلمہ کی ضرورت نہیں!

ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں محمد رسول کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ مرزا البشیر احمد ایم۔اے ریویو آف ریلیجنز قادیان ص۱۵۸ جلد ۱۴ نمبر ۴)

سر مہ چشم بناتے تیری خاک پاکو
غوث اعظم شاہ جیلانی رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد تھا تو اب احمد ہے
تجھ پہ اترا ہے قرآن رسول قدنی

(قدنی۔ قادیان کا مخفف نیا گمی)

میرے آنے کا مقصد

میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔

(۱) مسلمان کے لیئے یہ کہ وہ سچے مسلمان ہوں اور عیسائیوں کے لیئے کسر صلیب اور ان کا منصوعی خدا نظر نہ آوے۔ دنیا اس کو بھول جاوے (اخبار الحکم قادیان ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء) (۲) عیسائی مذہب کا استعمال ہو جائے گا (اخبار الحکم ص۱۶ جلد ۸ نمبر ۲ کالم ص۳)

(۳) غیر معبود اور مسیح وغیرہ کی پوجا نہ رہے گی۔ اور خدائے واحد کی پوجا ہو گی۔ (الحکم قادیان ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء)

(۴) نہ کرشن نہ عیسیٰ علیہ السلام: مسیح آگیا ہے اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے۔ کہ زمین پر نہ رام چندر پوجا جائے گا۔ نہ کرشن۔ نہ عیسیٰ علیہ السلام (شہادت القرآن ص۱۵ شائع شدہ ۱۸۹۳ء)

مسیح کا نزول

اس بات پر اتفاق ہو گیا ہے کہ مسیح کے نزول کی جگہ اسلام دنیا میں پھیل جائے گا ملل باطلہ (عیسائی۔ ہندو، یہودی سکھ مشرک بت پرست وغیرہ وغیرہ) ہلاک ہو جائیں گے اور راست بازی ترقی کرے گی۔ ازالہ اوہام شائع شدہ ۱۸۹۲ء جنے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا۔ کم فہیم (بے وقوف) لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے۔ (لوگ اندازہ کرتے تھے۔ کہ ایک دن چھلانگ لگا کر مرزا غلام احمد قادیانی مثیل مسیح سے مسیح بن بیٹھے گا۔ لوگ بے وقوف تھے یا مرزا خود بے وقوف کم فہیم تھا۔ جب مسیح موعود دوبارہ اس دنیا میں میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے جمیع آفاق و اقطار میں۔ اسلام پھیل جائے گا۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم شائع شدہ ۱۸۹۴ء)

مسیح موعود (قادیانی دجال) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔

اب منشی غلام احمد کے باطل دعوے ملاحظہ فرمائیے مسیح آگیا ہے۔ اب نہ رام چندر نہ کرشن نہ عیسیٰ علیہ السلام پوجا جائے گا۔ عیسائیت ختم ہو جائے گی وغیرہ وغیرہ۔ منشی غلام احمد نے بڑی سنجیدگی سے لکھا۔ (ملحض شہادت القرآن ص۱۵)۔

میرا کام۔ میرا کام جس کے لیئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں۔ یہی ہے کہ عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں۔ اخبار البدر قادیان جولائی ۱۹۰۶ء

جھوٹے مسیح

عیسائیوں نے مجھے مخاطب کر کے بار بار لکھا ہے کہ انجیل میں ہے جھوٹے مسیح آئیں گے اور اس طرح انہوں نے مجھے جھوٹا مسیح قرار دیا ہے حالانکہ خود۔ ان دنوں میں خاص لندن میں عیسائیوں میں جھوٹا مسیح پگٹ نامی موجود ہے۔ جو خدائی اور مسیحیت کا دعویٰ کرتا ہے اور انجیل کی پیش گوئی پوری کر رہا ہے۔

(اعجاز احمدی ص۷ مصنفہ منشی غلام احمد)

مرزائی۔ عیسائی ہو گئے اور بہائی ہو گئے

منشی غلام احمد قادیانی کے مرید عیسائی ہو گئے تو اپنی شرمندگی اور خفت مٹانے کے لیئے لکھا "یہ دو چار فاسق قسم کے مسلمان تھے جن کو ہم نے بدمعاش پا کر اپنی جماعت سے پہلے ہی خارج کر رکھا تھا۔ پھر یہ مردار دنیا کے لیے عیسائی ہو گئے۔

انوار اسلام ص۲۷ مصنفہ منشی غلام شائع شدہ ۱۸۹۴ء

میں عیسائی ہو جاؤں گا۔ اگر میرا نشان بھی نہ نکلا تو میں دین اسلام چھوڑ دوں گا اور دین مسیحی کی اشاعت کے لیے اپنی جائیداد کا نصف حصہ دے دوں گا۔ (حجۃ الاسلام ص۷ مصنفہ منشی غلام احمد قادیانی)

فقہ اسلام کا فیصلہ

جو شخص مستقبل میں کافر ہونے کا ارادہ کرے وہ فی الفور دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ شرح فقہ اکبر ص۱۴۷ مطبوعہ دہلی)

محمد یوسف مرزائی عیسائی ہو گیا۔ مرزا محمد یوسف دیندار اور مجاہد سمجھا جاتا تھا۔ مباحثہ آتھم کا سیکرٹری تھا مرزائی ہو گیا۔

میر محمد سعید مرزائی عیسائی ہو گیا۔

میر محمد سعید منشی غلام احمد پر مصیبت میں مالی امداد دیا کرتا تھا۔ جو مرزائی غلام احمد کا خالہ زاد بھائی تھا۔ وہ میاں معلوم جو خاص کر ہمارے ہاتھ اس کا تعلق تھا۔ دیکھو کتاب البریہ ص۱۴۳ ۔ ۱۸۹۷ء شائع کردہ مفتی غلام احمد قادیانی۔

یک نہ شد دو شد

یہ غلط ہے کہ میر محمد سعید میرے بہنوئی کا خالہ زاد بھائی بلکہ وہ تو میری بیوی (نصرت بیگم دختر میر ناصر نواب خسر کا خالہ زاد بھائی تھا۔ (حاشیہ کتاب البریہ شائع شدہ ۱۸۹۷ء

فرشتہ کی تسلی

میں نے کشف میں دیکھا ہے کہ ایک فرشتہ میرے سامنے آیا اور کہتا ہے کہ لوگ پھرتے جا رہے ہیں۔ تب میں نے اس کو خلوت میں لے جا کر کہا کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں۔ مگر کیا تم بھی پھر گئے۔ تو اسے کہا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ (انوار السلام مصنفہ منشی غلام احمد ص۵۲ شائع شدہ ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء)

پھر ماسٹر مفتی محمد صادق ناظر امور خارجہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا لڑکا عبد السلام عیسائی ہو گیا۔ اسی طرح دیگر عیسائی بھی عیسائی ہوئے۔ کس کس کو کیا کہ مرزائی عیسائی ہو جاویں تو ان کی تعداد معلوم کرتا پھرے۔

باقی ص... پر

بزمِ ختم نبوت

قابل صد ستائش

عبداللطیف کبتی، جماعت نہم ــــــــ کھانیوال

میں رسالہ ختم نبوت کا مستقل قاری ہوں، آپ حضرات مرزائیت کے رد کے لئے جو مساعی کر رہے ہیں وہ قابل تحسین ہے رسالہ پڑھ کر مرزا قادیانی کے بارے میں پتہ چلتا ہے کہ وہ کس قسم کا آدمی تھا۔ مزید براں آپ نے اس میں بچوں کے صفحات مختص کر کے ہم طالب علموں کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ یہ بھی قابل صد ستائش ہے۔

پرچہ معیاری ہے

مشتاق احمد ایس ایس ٹی ــــــــ چوہنیاں

عرصہ سے ختم نبوت کا قاری ہوں۔ الحمد للہ پرچہ معیاری ہے اور دن بدن ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت چونیاں شہر میں ۵۰ کے قریب ختم نبوت کا پرچہ ہفتہ وار پہنچ رہا ہے۔ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے عزائم میں برکت دے اور نظر بد سے محفوظ فرمائے۔ آپکے پرچہ نے لکھنے کا شوق بھی پیدا کیا ہے۔

دلچسپ رسالہ

قاری محمد اسلم زاہد ــــــــ برج میانوکی

شہروں اور بستیوں سے دور ایک سڑک کے کنارے مجھے "ختم نبوت" باقاعدگی سے پہنچ رہا ہے۔ ٹائٹیل کا منظر آنکھیں روشن کرتا ہے۔ مضامین عام فہم اور تحقیقی ہوتے ہیں "ختم نبوت" ایک دلچسپ رسالہ ہے جس سے اسلام دشمن عناصر کا پتہ چلتا ہے اور علم میں اضافہ ہوتا ہے پڑھ کر طبیعت خوش ہوتی ہے۔ ہم سب شوق سے پڑھتے ہیں، ہم خیر ان اور اس کی تمام تر مصنوعات کا بائیکاٹ کر دیا ہے، ایک عرض ہے کہ بزم ختم نبوت میں بعض خطوط جواب طلب ہوتے ہیں ان کے جواب اور بعض رائیں ہوتی ہیں۔ ان کے جواب میں اثبات یا نفی ہونا بھی بزم ختم نبوت کا ایک حصہ ہونا چاہیئے۔

دھنوٹ کا مرزائی بھاگ گیا

اللہ دتہ انجم دھنوٹ ــــــــ لودھراں

مرزائی اسٹر ہیڈ ڈسپنسر نسیم عباس قادیانی آٹھ دن ہوئے دھنوٹ چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ اس نے اپنی دوکان اپنے ہی ایک حواری ــــــــ محمد اقبال بھاٹ کے سپرد کر دی ہے جو کہ ڈاکٹری کی الف ب بھی نہیں جانتا دوکان مذکور کانی الحقیقت انچارج خود مرزائی ملعون ہے۔ وہ ــــ روزانہ انجم مرزائی مذکور کے گھر جا کر اسے دیتا ہے تاہم اقبال بھاٹ کے اہل محلہ نے غیرت ایمانی کا ثبوت دیا۔ انھوں نے جناب صدر عالی مجلس دھنوٹ کو اس صورت حال سے آگاہ کیا اور بیلیز کالونی میں آنے کی دعوت دی۔ بیلیز کالونی کے اہل محلہ ایک بڑے اجتماع کی صورت میں اکٹھا ہوئے۔ عالمی مجلس دھنوٹ کے ناظم اعلیٰ قاضی محمد عبدالمالک فاروقی و میاں غلام محی الدین قریشی نے خطاب کیا:

(۱) سیالکوٹ میں سنی فورس کے دو مسلمان شہیدوں کے قادیانی قاتل کو فوراً کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

(۲) یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ لودھراں میں قادیانی مرزائیوں سے فوری طور پر کلمۂ طیبہ صاف کیا جائے اور لکھنے والے مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ جبکہ اس سے قبل بھی دو مرتبہ انتظامیہ کی مدد سے کلمۂ طیبہ صاف کیا جا چکا ہے۔ قادیانی بار بار اس جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔

(۳) یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ربوہ کا نام تبدیل کر کے صدیق آباد رکھا جائے۔

(۴) یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا محمد اسلم قریشی کیس کا معمہ حل کیا جائے۔

(۵) یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ساہیوال سکھر کیس کے قادیانی قاتلوں کو دی گئی سزا، سزائے موت پر فوراً عمل درآمد کیا جائے۔

اس تقریب کے بعد اہل محلہ محمد اقبال بھاٹ کو ملے اور اسے سمجھایا کہ مرزائیت عالم اسلام کے لئے ناسور ہے، قادیانیوں کا انگریزی نبی خبطالحواس شخص تھا۔ اگر آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت چاہتے ہو تو مرزائی لعین سے مکمل طور پر بائیکاٹ کرو۔ بصورت دیگر ہم اہل محلہ تمہارا مکمل طور پر بائیکاٹ کریں گے۔

لاجواب رسالہ

حافظ محمود الحسن نعمانی ـ حسن خانوار

میں مدرسہ جامعہ عربیہ تعلیم القرآن حمیدیہ لکھو کوٹ ضلع جھنگ کا طالب علم ہوں، میں نے جمعہ کے دن رسالہ ختم نبوت کا مطالعہ کیا، اس دن سے میں ہر ہفتے اس رسالہ کا بے چینی سے انتظار کرتا ہوں، مجھے یہ رسالہ ختم نبوت بہت پسند ہے کیونکہ ہم ابھی طالب علم ہیں اور ہمیں شروع ہی سے دین اسلام کے متعلق علم ہونا چاہیئے، یہ ایک لاجواب رسالہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ ختم نبوت کو مزید ترقی دے۔ آمین ثم آمین۔

حکومت سے اپیل

ع ۔ غ طارق محمود ۔ رحیم یار خاں

ہمارا حکومت پاکستان سے مطالبہ یہ ہے کہ اب تک مرزائیوں کی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ کو نہیں محفوظ کیا گیا، مزید براں یہ کہ شیزان کمپنی کی جو گاڑیاں مال سپلائی کرتی ہیں ان کے اوپر اللہ ۔ محمد ۔ و کلمہ طیبہ وغیرہ لکھا ہوا ہے ۔ خدا کا خوف کرتے ہوئے اپنے قانون پر جلد عمل درآمد کروایا جائے ۔

اذان ہوتی اور بت گرجاتے

مولوی محمد صدیق پنشنر ماسٹر ــــــ میاں گوٹھ شکار پور

یہ قصہ میرے بچپن کا ہے جبکہ ۱۲، ۱۴ سال کی عمر تھی ۔ ہمارے گاؤں کرولہ تحصیل ہانسی ضلع حصار ۔ امبالہ ڈویژن (موجودہ ہریانہ) میں ایک سابق فوجی حوالدار محبوب علی خاں تھے، وہ اکثر یہ قصہ سنایا کرتے تھے ۔ کہ ہماری کمپنی کا تبادلہ ایک ہندو ریاست میں ہوگیا ۔ یہ زمانہ ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم اوّل کا تھا ۔ مہاراجہ کے راجدھانی شہر کے قریب ایک مندر کے پاس ہمارے ڈیرے لگ گئے ۔ خیموں کو گاڑ دیا گیا، چھوٹی سی ایک مسجد کی چاردیواری بھی بنادی گئی ۔ جس میں ہم نماز پڑھتے اور اذان دیتے تھے، مگر جب اذان ہوتی تو مندر کے بت گرجاتے پنڈت لوگوں نے مہاراجہ سے شکایت کی ۔ ایک دو بار تو مہاراجہ نے غور نہیں کیا، تیسری بار شکایت کرنے پر مہاراجہ مندر میں گیا اور اذان کے وقت بتوں کا گرجانا خود دیکھا ــــ مہاراجہ نے دوسرے دن اپنا دربار لگایا ۔ جس میں شہر کے معزز لوگ، پنڈت لوگ، فوجی و سول حکام جمع ہوگئے ۔

ہماری کمپنی کو بھی مہاراجہ نے دربار میں بلایا ۔ ہم حاضر ہوئے، جو جوان اذان دیتا تھا اس کو آگے بلایا، اذان سنی، اردو میں اس کا ترجمہ سنا اور پھر ہماری کمپنی کو مہاراجہ نے واپس کردیا ۔ ہماری کمپنی کے واپس چلے جانے کے بعد مہاراجہ نے اپنے درباریوں سے سوال کیا کہ جب ہمارے دیوتا مسلمانوں کی اذان سے ہی گر جاتے ہیں تو کل کو یہ ہمارے دیوتا مسلمانوں کے خلاف ہماری کیا مدد کریں گے ۔

اس سوال پر دربار میں سناٹا چھا گیا اور کسی نے جواب نہیں دیا ۔ مہاراجہ نے غصہ ہو کر دربار برخاست کردیا ۔

حسین ترین رسالہ ختم نبوت

حاجی غلام رسول، مولوی محمد صدیق ــــ میاں گوٹھ، شکار پور

رسالہ "ختم نبوت" ہماری نظر سے گذرا، اتنا حسین و خوبصورت رسالہ آج تک نہیں دیکھا، ماشاء اللہ اور اس کے مضامین تو ایمان افروز ہیں، جن سے دل باغ باغ ہوجاتا ہے ۔ آپ رسالہ میں (۱) کاذب مرزا کا زور شور سے ذکر کیا کریں ۔ (۲) جھوٹی پیشن گوئیوں کا کثرت سے ذکر کیا کریں ۔ (۳) مرزا غلام کے انگریزی خود کاشتہ پودا ہونے کا کثرت سے ذکر کیا کریں ۔

سلسلہ وار مضمون اچھا ہے

شبیر احمد زاہد ــــ سلانوالی

آپ کا جاری کردہ رسالہ ہر روز پڑھتا ہوں، دینی کی کافی باتوں کا علم ہوتا ہے، خدا آپ کے تمام ساتھیوں کو صحت سے نوازے، دنیا و آخرت میں سکون دے ۔ آمین ۔ ایک سلسلہ وار مضمون بہت ہی اچھا قدم ہے، ہماری طرف سے مبارکباد قبول ہو ۔

پیاری باتیں

ثریا انجم ہائی اسکول مانسہرہ

۱۔ جو شخص اپنے دوستوں کو برا کام کرنے سے نہ روکے وہ دوستی کے قابل نہیں ۔

۲۔ زبان صاف ہوجائے تو دل بھی صاف ہوجاتا ہے ۔

۳۔ غصہ عقل کو کھا جاتا ہے ۔

۴۔ تکبر علم کو کھا جاتا ہے ۔

۵۔ خوشامد عزت کو کھا جاتی ہے ۔

زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا

مرسلہ: محمد قدیر شہزادہ ۔ ننکانہ

تعلق بارسولؐ کا تقاضا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کا از حد شوق پیدا کیا جائے ۔ طلب صادق ہوگی تو ناممکن ہے کہ وہ پوری نہ ہو ۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مانگو تو تم کو دیا جائے گا ۔ کیونکہ جو مانگتا ہے اسے دیا جاتا ہے جو ڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے اور جو کھٹکھٹاتا ہے اس کے لئے دروازہ کھولا جاتا ہے تو ظاہر ہے کہ امتی ہی اپنے نبی کا دروازہ کھٹکھٹائے گا اور حسب دستور دل کی مرادیں پائے گا ۔

ہرنائے چائے

رنگ
خوشبو
اور ذائقہ
ہر گھونٹ میں لذت
ہر جگہ باآسانی دستیاب
ہرنائے پاک پرائیویٹ لمیٹڈ
پوسٹ آفس بکس نمبر ۳۳۸۱ کراچی نمبر ۲۷

ختم نبوت زندہ باد
ھو الشافی
مطب صدیقی
اشتہار فارم منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی ۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

مرتب: اسمٰعیل باوا

نونہالانِ ختمِ نبوت

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

قرآنی برکات

سید عتیق مہتاب ہمدانی ۔ چک ۵۴ آر ۔ سوالا کچی کھوہ

(۱) حضرت معاذؓ نے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی اگر وہ آفتاب تمہارے گھر میں ہو۔ پس کیا گمان ہے تمہارا اس شخص کے متعلق جو خود عامل ہے۔ (ابوداؤد)

(۲) حضرت عائشہؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ قرآن کا ماہر ان ملائکہ کے ساتھ ہے جو میر منشی ہیں اور نیک کار ہیں اور جو شخص قرآن شریف کو اٹکتا ہوا پڑھتا ہے اور اس میں دقت اٹھاتا ہے اس کو دوہرا اجر ہے۔ (رواہ البخاری)

(۳) ابوہریرہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ حق سبحانہ اتنا کسی کی طرف توجہ نہیں فرماتے جتنا کہ اس نبی کی آواز کو توجہ سے سنتے ہیں جو کلام الٰہی خوش الحانی سے پڑھتا ہو۔ (رواہ البخاری)

حضور علیہ السلام کا مقبرہ

اسحاق ہاشمی ـــــ خان خیل مانسہرہ

حضور علیہ السلام کے ساتھ حجرے میں حضرت صدیق اکبرؓ اور فاروق اعظمؓ مدفون ہیں۔ ایک قبر کی جگہ باقی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو اب تک زندہ ہیں، خدا کے حکم سے آسمان پر اٹھائے گئے اور خداوند عالم کے حکم سے دجال کے زمانہ میں زمین پر آئیں گے اور پھر انتقال فرما کر اس خالی جگہ میں دفن ہوں گے۔

شانِ رحمۃٌ للعالمینؐ

محمد اشرف باغبانی ـــــ بہاولپور

"ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لئے رحمت بنا کر بھیجا کہ آپ نے انسانوں کے تمام حقوق ان کو دلوائے۔ تمام رشتوں ماں باپ بہن بھائی کی اہمیت واضح فرمائی۔ آپ کا وجود اقدس کائنات کے لئے باعث رحمت ہے۔ اگر آپ دنیا میں تشریف نہ لاتے تو انسانیت سسکتی رہتی، بچیاں زندہ درگور ہوتی رہتیں، اندھیرے پھیلتے رہتے اور دنیا قعر مذلت میں گرتی چلی جاتی۔ اور آپ دنیا میں ایک عملی نمونہ بن کر آئے۔ امن و آشتی کا پیغام بن کر خیر کو پھیلانے کے لئے شر کو مٹانے کے لئے حق کو لانے کے لئے باطل کو لیجانے کے لئے تشریف لائے۔

دنیا خواب غفلت میں پڑی سو رہی تھی چھٹی صدی عیسوی نے اپنی ستر منزلیں طے کر لی تھیں۔ ۵۷۱ء کا موسم بہار شروع ہو چکا تھا۔ ربیع الاول کی روشن رات سرزمین عرب پر چھائی ہوئی تھی کہ آسمان عرب نے عبدالمطلب کے گھر دار بن کر یوسف کے در و دیوار پر روشنی کی بارش کی چاند دار تارے عبداللہ کے لخت جگر پر قربان ہوئے مخلوق عالم نے خوشی و شادمانی کا غلغلہ بلند کیا۔ بقول شاعر

وہ چاند جس سے ہوئی ظلمت جہاں معدوم
رہا نہ فرق روز و شب جہاں کے لئے
وہ پھول جس سے ہوئی سعی باغباں مشکور
رہی نہ آمد و رفت چمن خزاں کے لئے

شیطان حضرت عمرؓ سے ڈرتا تھا

عبدالماجد فاروقی ـــــ ہارون آباد

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقؓ کے فضائل کے بارے میں بہت سی احادیث منقول ہیں، ایک حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابن خطاب قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ شیطان جب آپ کو کسی راستے میں چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو اس راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستے پر چلنے لگتا ہے (بخاری و مسلم)

اور ترمذی شریف میں ہے کہ شیطان تم سے اے عمرؓ بھاگتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شیطان حضرت عمرؓ سے ڈرتا ہے اور آپ کی کسی بات میں دخل بھی نہیں دے سکتا تھا۔

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو یقیناً عمر بن خطاب ہوتے۔ (ترمذی)

اللہ کے راستے کی پہرہ داری

محبوب الرحمٰن ـــــ بنگلہ دیش

ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، ایک رات ہم لوگوں نے ایک ٹیلہ پر پناہ پکڑی، سردی اس قدر شدید تھی کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ گڑھے کھودتے اور اس میں گھس جاتے اور اس کے اوپر ڈھال رکھتے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا تو فرمایا کہ اس رات میں جو میرا پہرہ دار بنے گا میں اس کے لئے اللہ پاک سے دعا کروں گا جس کی فضیلت اسے حاصل ہوگی، ایک انصاری رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں

اس خدمت کو بجا لاؤں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب آؤ اور جب یہ قریب آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کپڑے کا کنارا پکڑ کر ان کو دعا دینی شروع کی۔ ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سنی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بھی پہرہ دینے کے لئے حاضر ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا ابو ریحانہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے بھی دعا کی مگر میرے ساتھی سے کم۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگ اس شخص پر حرام کر دی گئی جس نے اللہ کے راستے میں پہرہ داری کی۔

(حیاۃ الصحابہ)

حضرت امام بخاریؒ

حسین احمد رشیدی۔ مستونگ قلات

امام المسلمین حافظ الحدیث، حضرت محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بخاریؒ ایک جلیل القدر عالم اور عظیم محدث تھے آپ کی کتاب بخاری شریف ذخیرۂ احادیث میں سب سے مستند ذخیرہ ہے۔ آپ کی ولادت ۱۹۴ھ اور وفات شب عید الفطر ۲۵۶ھ ہے۔ آپ کے تمام حالات عجائب و غرائب سے پر ہیں گویا قدرت کاملہ نے ایک عظیم الشان خدمت کیلئے آپ کو منتخب فرما کر آپ سے وہ کام لیا کہ دنیا انگشت بدنداں رہ گئی۔ علوم حدیث میں جو دستگاہ اور کمال مہارت آپ کو حاصل تھی ان میں سے چند بطور نمونہ ملاحظہ ہوں:۔

(۱) دس برس کی عمر میں آپ کی یہ کیفیت تھی کہ جو سنتے فوراً یاد ہو جاتی۔

(۲) ۱۶ برس کی عمر میں عبد اللہ بن مبارک اور امام وکیع کی کتابیں یاد کر ڈالیں۔

(۳) امام بخاریؒ کا بخاری شریف کتاب کی تالیف کے وقت یہ معمول تھا کہ آپ پہلے غسل کرتے اور پھر دو رکعت نفل پڑھتے پھر اس کے بعد ایک حدیث کو نقل کرتے۔

(۴) جب اپنی کتاب التاریخ الکبیر تالیف فرمائی تو روضۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چاندنی راتوں میں بیٹھ کر لکھی اور مکمل کی۔

(۵) اپنی زندگی میں ہزار محدثین سے احادیث حاصل کیں۔

صَدَقَۃ

محمد اقبال منہاس ——— ریاض

- دو شخصوں کے درمیان صلح کرا دینا صدقہ ہے۔
- کسی کو سہارا دے کر اس کی سواری پر سوار کرا دینا یا اس کا سامان لدوا دینا بھی صدقہ ہے۔
- ہر قدم جو نماز یا دیگر کار ہائے نیک کے واسطے اٹھایا جائے صدقہ ہے۔
- راستے سے نقصان دہ چیز کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔ کوئی صدقہ زبانی صدقہ سے بہتر نہیں، زبانی صدقہ یہ ہے کہ تو کسی کی سفارش کر دے یا اذیت ہٹا دے یا جان بچا دے
- غیر پر کوئی صدقہ نہیں جبکہ قریبی رشتہ دار محتاج ہو۔ بہتر صدقہ وہ ہے جو مقدور کے موافق ہو۔
- ایک روز آپ نے صدقہ کا حکم دیا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس ایک دینار ہے، آپ نے فرمایا اسے اپنی جان پر صدقہ کر یعنی اپنی جان پر خرچ کر۔ اس نے کہا میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ فرمایا: اسے اپنی اولاد پر خرچ کر۔ اس نے کہا میرے پاس ایک اور بھی ہے، فرمایا: اسے اپنی بیوی پر خرچ کر۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس ایک اور بھی ہے، فرمایا: اسے اپنے خادم پر خرچ کر۔ پھر کہا۔ میرے پاس ایک اور بھی ہے فرمایا: اسے جہاں تو خود مناسب سمجھے صرف کر۔

(سید البشر والمرسلینؐ)

حج کرنا ضروری ہے

حافظ محمد احمد ——— علی پور

آجکل دولت مند حج پر نہ جانے کے لئے تن تنے بہانے تراشتے ہیں، مگر حج ایسا ہی فرض ہے جیسے نماز، روزہ بشرطیکہ آنے جانے اور گھر والوں کا اس پوری مدت میں خرچ بن چلتا رہے، خدا تعالیٰ تمہاری نیت کو دیکھتا ہے، تمہارے چھپے ہوئے زیور اور دبے ہوئے روپے کو دیکھتا ہے، اگر تم ہمیشہ زندہ رہ سکو تو یہ حیلے اور بہانے چل بھی جائیں، مگر مرنا اور خدا کے سامنے جانا ضروری ہے اور وہاں تمہارے حیلے بہانوں کی قلعی کھل کر رہے گی

کہنے کی بات تو یہ ہے کہ اگر کوئی محل پانچ پلر پر کھڑا ہو اور اس کا ایک پلر کمزور ہو جائے یا گر جائے تو محل کے گرجانے کا ڈر ہے یا نہیں؟ اور اگر دو ستون یا تین ستون (پلر) اور اللہ نہ کرے سب پلر گر جائیں تو کیا ہوگا، پورا محل ڈھیر ہو جائیگا اور محل کا رہنے والا ایک بھی نہ بچے گا۔ حج نہ کرنے سے مسلمان اسلام کی عمارت کو کمزور کر رہے ہیں، صاحب استطاعت لوگوں کو چاہئے کہ وہ جلد اس فریضے سے سبکدوش ہوں۔

سچ کہو!

سچ کہو، سچ کہو، ہمیشہ سچ کہو!
ہے بھلے مانسوں کا پیشہ سچ کہو
سچ کہو گے تو تم رہو گے عزیز!
سچ تو یہ ہے کہ سچ ہے اچھی چیز
سچ کہو گے تو تم رہو گے دلیر!
جیسے ڈرتا نہیں دلاور شیر
سچ کہو گے تو تم رہو گے شاد
فکر سے پاک رنج سے آزاد!
وہی اچھا ہے جو کہ ہے سچا!
اس میں بوڑھا ہو یا کوئی بچہ
جھوٹ کی بھول کر نہ ڈالو خو!
جھوٹ ذلت کی بات ہے اُخ تھو

حفظ الرحمٰن نعمانی ——— سیالکوٹ

قصبہ روڈہ تھل میں قادیانی جلسہ رک جانے کے بعد نئی بیداری پیدا ہو گئی

متعدد حضرات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں شامل ہو گئے باقاعدہ مجلس کا قیام عمل میں آگیا

گزشتہ ماہ قادیانیوں نے قصبہ روڈہ تحصیل و ضلع خوشاب میں کچھ قادیانی گھر رہتے ہیں وہاں انہوں نے مجھان روڈہ [illegible] امید علی ورک پر جلسہ رکھا جلسہ کا موضوع تھا وفات عیسیٰ علیہ السلام اس جلسہ کے لئے انہوں نے باقاعدہ رونق بڑھانے کے لئے مشین بھی منگوائی تھی جس میں نہ صرف علاقہ بھر سے بلکہ ربوہ تک سے قادیانیوں اور ان کے مبلغوں نے آنا تھا چنانچہ جب اس جلسہ کی اطلاع روڈہ تھل کے غیور مسلمانوں اور مجاہدین ختم نبوت کو ہوئی انہوں نے مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی کو اطلاع دی جنہوں نے وہاں حالات کا جائزہ لیا اور ڈی سی سے ملاقات کی انہوں نے پولیس بھیج کر جلسہ رکوا دیا جلسہ رکنے کے بعد مجاہدین نے جمعہ کے دن چوک گروٹے پر جمع ہو کر عظیم الشان جلسہ ہوا جس سے مولانا طوفانی نے طوفان انگیز تقریر کی اور قادیانیوں کو وارننگ دی کہ اگر انہوں نے آئندہ جلسہ کرنے کی کوشش کی تو اس کے نتائج انتہائی سنگین برآمد ہوں گے بعد میں وہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا انتخاب عمل میں آیا مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے سرپرست ملک دلاور حسین آف روڈہ سرپرست، ملک غلام محمد ورک نائب سرپرست، ملک فیض خان ورک صدر، ملک محمد اعظم جویہ نائب صدر، ملک غلام یٰسین جویہ جنرل سیکرٹری، ملک غلام فرید جوائنٹ سیکرٹری، غلام نادر صاحب گوندل سیکرٹری نشر و اشاعت ظفر حسین گوندل صاحب خازن، قصبہ روڈہ تھل جہاں اب عالمی مجلس کا قیام عمل میں آیا ہے وہ جگہ ہے جہاں ایک قادیانی حاجی منیر صاحب اور اس سے مرزائی مرگھٹ میں دبا گیا تو اس کے دبانے کے بعد اس کی قبر پر آگ کے گولے برستے رہے جس کی تصدیق روڈہ کے بہت سے آدمی کر سکتے ہیں کاش وہاں کے قادیانی اس واقعہ سے عبرت حاصل کرتے۔

چیچہ وطنی کے نزدیک ایک چک میں قادیانیوں کی شرارت

بہاولنگر (دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نادر شاہ بازار میں ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس میں ساہیوال کی ضلعی انتظامیہ سے پر زور مطالبہ کیا گیا کہ مرزائیوں نے شرارت کرتے ہوئے ایک مرزائی مردہ چیچہ وطنی کے نواحی چک ۱۲/۲۰۳ ایل کے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیا اس کو فی الفور مسلمانوں کے قبرستان سے نکال باہر پھینکا جائے ورنہ حالات کی خرابی کی ذمہ داری ضلعی انتظامیہ پر عائد ہو گی اجلاس میں مولانا قطب الدین ضلعی امیر مولانا قاری عبدالغفور نائب امیر مولانا سعید احمد جنرل سیکرٹری حکیم محمد اسماعیل ناظم ضلعی مبلغ حفیظ اختر شاکر ضلعی جنرل سیکرٹری ختم نبوت یوتھ فورس الحاج علی محمد صاحب مولانا محمد انور قاری حبیب اللہ شیخ عبدالستار شیخ محمد انور، راؤ بشیر احمد منظور علی اسرار و دیگر کافی افراد نے شرکت کی اجلاس میں [illegible] اس سلسلہ میں چیچہ وطنی بھیجا جائے گا۔ اجلاس میں [illegible] اول نگر کی انتظامیہ سے پر زور مطالبہ کیا گیا کہ مرزائی تحصیل چشتیاں کے چک ۹۹ اور تحصیل ہارون آباد کے چک ۹۲ [illegible] صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اور مسلمانوں کے جذبات مجروح کر رہے ہیں مرزائیوں کی ان شرارتوں کا نوٹس لیا جائے ورنہ حالات کی ذمہ داری [illegible] پر عائد ہو گی۔

عالمی مجلس لنواں جنڈانوالہ کا اجلاس

لنواں جنڈانوالہ (نامہ نگار) دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں ایک اجلاس مولانا محمد حنیف مدرس مدرسہ تعلیم القرآن کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ حافظ محمد الیاس کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مولانا محمد یوسف فیروز پوری نے تقریر کی اجلاس میں اس بات پر تشویش کا اظہار کیا گیا کہ موجودہ حکومت قادیانی مسئلہ کے حل میں پہلو تہی کر رہی ہے۔ ابھی مولانا محمد اسلم قریشی ساہیوال اور [illegible] سکھر کیس کے قادیانی مجرموں کو کیفر کردار تک نہیں پہنچایا گیا قادیانی پہلے سے بھی زیادہ سرگرم ہو گئے ہیں اجلاس کے آخر میں حضرت پیر محمد شاہ [illegible] کی وفات پر تعزیت کی گئی اور مغفرت کی دعا کی گئی۔

مرزا طاہر لندن میں بھی مجلس کے تعاقب سے پریشان ہے — خطیب ربوہ مولانا خدا بخش

مرزائیت کا مقابلہ ہر مقام پر کیا جائے گا — سید ممتاز الحسن گیلانی

گزشتہ کئی ماہ سے قادیانیوں نے تحصیل جڑانوالہ میں صدارتی امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی شروع کی ہوئی تھی مرکزی دفتر و تعاون میں ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن صاحب کو احباب نے اطلاع کی تو انہوں نے خطیب ربوہ مولانا خدا بخش اور سید ممتاز الحسن شاہ کا فیصل آباد ڈویژن کا ۱۵ روزہ دورہ مرتب کیا، یہ دورہ جڑانوالہ سے شروع کیا۔ چک نمبر ۹۶ شرقی چک نمبر ۱۰۰ رڑکا، چک نمبر ۷۷ گھڑیالوالہ، ۱۷ جنوری کو چک نمبر ۹۶ شرقی مرکزی مسجد میں مولوی رحمت اللہ نے زبردست جلسہ کا اہتمام کیا۔ مذکورہ چک قادیانی جماعت کا بہت بڑا مرکز ہے جلسہ کی ابتدائی کارروائی کے بعد حافظ سید ممتاز الحسن گیلانی نے مسئلہ ختم نبوت مدلل بیان کیا شاہ صاحب نے قرآنی آیات اور احادیث کی روشنی میں مسئلہ کی وضاحت کی اور فرمایا کہ اس مسئلہ کے لئے سب سے پہلے صدیقی دور میں صحابہ کرام نے قربانی پیش کی آج بھی حکومت کو چاہیئے کہ سنت صدیقی پر عمل کرتے ہوئے قادیانیوں کا علاج کرے اور ارتداد کی شرعی سزا نافذ کرے۔ سب سے آخری تقریر خطیب ربوہ مولانا خدا بخش شجاع آبادی نے کی مولانا نے کہا کہ مرزائی میری تقریر سن رہے ہیں میری ان سے گذارش ہے کہ میری باتوں پر غور کریں۔ انہوں نے کہا قادیانیو تمہارا سربراہ مرزا طاہر لندن میں بھی پریشان الحواس ہے اس کو نیند نہیں آتی کیونکہ عالمی مجلس ختم نبوت نے لندن میں اپنا مرکز قائم کر کے تمہارا تعاقب شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا قادیانیو مرزا طاہر کو برطانیہ میں چین نہیں مل سکتا اگر چین مل سکتا ہے تو خاتم النبیین کی غلامی میں مل سکتا ہے۔ اس لئے جھوٹے قادیانی کو چھوڑو اور خاتم الانبیاء پر ایمان لاؤ۔ علاقہ کے عوام اور خصوصاً اہالیان چک نے سید ممتاز الحسن کا شکریہ ادا کیا آپ نے تبلیغی دورہ کا اہتمام کیا اور

اپیل کی کہ آئندہ بھی انہیں فراموش نہیں کریں گے ۔ عالمی مجلس ختم نبوت کے ان دونوں رہنماؤں نے چک نمبر ۱۰۰ اڈہ کا چک نمبر ۷ اور لنڈیانوالہ میں بھی بڑے اجتماعات سے خطاب کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر سختی سے عمل کرائے اور ربوہ اور دوسرے مقامات جہاں بھی قادیانیوں نے قرآنی آیات اور کلمہ طیبہ لکھے ہیں ان کو صاف کیا جائے ۔

نومسلم قادیانی خاندانوں کو مبارک باد

کروڑ (نمائندہ ختم نبوت) یہاں کے متعدد احباب انجمن سپاہ صحابہؓ کے صدر محمد افضل علوی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما چوہدری عبدالرحمٰن قاری عبدالغفور، قاری غازی خان شیخ محبوب الٰہی، صوفی اللہ وسایا، مولانا غلام قادر، محمد خلیل چوہدری شبیر احمد چیمہ، محمد یوسف رانا محمد احسان رانا چوہدری محمد نواز نے گذشتہ جلاہیر، مراد، لکنری اور کوٹری میں متعدد قادیانی خاندانوں کے مسلمان ہونے پر خوشی کا اظہار کیا اور ان خاندانوں کو مبارکباد پیش کی ہے ۔ نیز ان حضرات نے اپنے بیان میں مولانا محمد اسلم قریشی کیس کو جلد حل کرنے کا مطالبہ کیا ہے انہوں نے حضرت مولانا پیر محمد شاہ امروٹیؒ کی وفات پر تعزیت کا اظہار بھی کیا ہے ۔

حکومت ملحد اور بے دین عناصر کو لگام دے

مولانا انوار الحق حقانی

کوئٹہ (پ ر) مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے نائب امیر مرکزی جامع مسجد کے خطیب مولانا انوار الحق حقانی نے حدود آرڈیننس کے خلاف ملحد قسم کے عناصر کی جانب سے کراچی کے قومی اخبارات میں شائع شدہ بڑے بڑے اشتہارات پر سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے ان اشتہارات میں شرعی قوانین بالخصوص زنا کی قرآنی سزا، رجم و کوڑوں کو بربریت بے انصافی اور تشدد قرار دیا گیا اور حدود آرڈیننس کی منسوخی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ مولانا انوار الحق نے کہا کہ پاکستان کو اسلام کے مقدس نام پر بنایا گیا تھا اور تقسیم ہند کے وقت لاکھوں مسلمانوں نے صرف اس لئے قربانیاں دی تھیں کہ اس پاک خطہ پر خدا کا قانون نافذ ہوگا اور عفت و پاکدامنی کی زندگی مسلمان گزاریں گے موجودہ حکومت جو کہ شب و روز اسلام کی تابعداری کا دعویٰ کرتی ہے اس کے دور حکومت میں اسلام سے بغاوت کی باتیں برسر عام انتہائی افسوس ناک ہیں حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس قسم کے ملحد و بے دین عناصر کو لگام دے اور سخت ترین سزائیں دے تاکہ آئندہ اس قسم کے عناصر اسلام دشمنی کا اظہار و جرأت نہ کر سکیں ۔

پندرہ روزہ ردِّ قادیانیت کے کورس میں کامیاب امیدواروں کے نام

مانسہرہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مرکز کے تعاون سے ردِّ قادیانیت پر پندرہ روزہ کورس کا اہتمام کیا یہ کورس مرکزی جامع مسجد مانسہرہ میں ۲۷ دسمبر ۱۹۸۷ء تا ۹ جنوری ۱۹۸۸ء منعقد ہوا جس میں مقامی علماء اور مقامی شہریوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی کل تعداد ۱۳۲ تھی، کورس کے اختتام پر باقاعدہ امتحان ہوا، ۷۶ حضرات نے امتحان میں حصہ لیا کورس مولانا اللہ وسایا صاحب نے پڑھایا، امتحان میں ۵ حضرات کے علاوہ سب حضرات پاس ہوئے مولانا حاجی رفیق الرحمٰن محمد جاوید، زاہد حسین قاری محمد شاہ، بالترتیب اوّل، دوم، سوم کامیاب ہوئے کامیاب ہونے والوں کے نام یہ ہیں۔ محمد ظہور الحق ولد شاہ زمان، محمد ہارون ولد خوال خان، مقبول الرحمٰن ولد سخی محمد، محمد زمان ولد محمد اکبر، رحمت اللہ ولد مطیع اللہ، عابد نعمانی ولد ماسٹر مختیار محمد جاوید ولد محمد یونس، خالد محمود ولد محمد فاروق، محمد ظاہر شاہ ولد محبوب خان، قاضی مشتاق احمد ولد مولانا خلیل الرحمٰن، محمد یونس ولد مولانا عبدالرؤف، جمیل احمد ولد محمد زمان، شاہ معین الدین محمد منیر ولد محمد نذیر، مختار احمد ولد محمد عالم، سید قاسم شاکر ولد سید غلام مصطفیٰ محمد زاہد حسین ولد مولوی محمد افضال حسین، مولوی غلام الدین ولد مولوی حفیظ اللہ، ضیاث الدین شاہ ولد سید محمد افضل شاہ، بصیر احمد ولد محمد سلیمان، محمد شفیق ولد محمد زمان، ساجد مسکین ولد محمد مسکین، ارشد اقبال اعوان ولد عبداللطیف، کلیم اشرف ولد محمد اشرف سید نعیم شاہ ولد داور شاہ، شکیل احمد ولد اشرف، محمد نعیم ولد محمد اسحاق تدبیر احمد ولد محمد فرید، محمد نعیم ولد محمد جان، قاری عبدالرحمٰن شاہ ولد شاہ جی، امجد علی ولد حاجی قدرت اللہ، خالد محمود ولد محمد دین سیف الاسلام ولد مستجاب، محمد اسحاق ولد محمد نفضل حق، محمد منصف ولد سلیمان، عتیق الرحمٰن ولد عبدالحیٰ، قاضی عبداللطیف ولد مولوی عبدالجلیل، قاضی شمس الرحمٰن ولد مولوی عبداللطیف سید اسرار الحق ولد سید گلاب شاہ، سجاد احمد ولد غلام حسین، محمد قاسم ولد عبدالجلیل، انور محمد سعید ولد مولوی خان زمان، عبدالرؤف ولد مولانا محمد یونس، سید عبدالعزیز شاہ، ولد شاہ امیر علی، غلام دین صابر ولد مولوی خلیل الرحمٰن، محمد اسرائیل ولد محمد اسمٰعیل، عزیز العلوم ولد ضیاء الاسلام، فضل داد ولد فقیر جان، سید حسین شاہ ولد علی اصغر شاہ، زاہد حسین ولد علی اکبر، زین العابدین ولد پروفیسر مظفر اقبال قریشی، نور الرحمٰن ولد عبیداللہ شاہ، عماد الدین ہاشمی ولد سید ابرار ہاشمی، انجم شہزاد ولد علی زمان، خادم علی ولد مسکین اختر عمران اعجاز عباسی ولد عبدالرحمٰن عباسی، سید صاحب حسین شاہ ولد نور احمد شاہ، قاری غلام جیلانی ولد مولانا نقیب اللہ، محمد عبدالصبور ولد محمد حاجی محمد منیر، چوہدری اشفاق ولد عبدالمعروف، حافظ محمد ذکر یا، رضوان اللہ جان ولد نذیر احمد، محمد منظور عثمانی ولد محمد ظہور عثمانی، مسعود اکرم بیگ ولد محمد اکرم، ملک نوید ولد ملک اکرام، اخلاق احمد ولد ملک اورنگ زیب، سعید احمد ولد تاج محمد بی بی رو بینہ زوجہ قاضی رفیق الرحمٰن، قاری محمد شاہ ولد سید گلاب شاہ، عبدالقادر ۔ یہ پندرہ روزہ کورس خطیب مرکزی جامع مسجد مانسہرہ حضرت مولانا محمد عبداللہ خالد اور پروفیسر مولانا محمد مظفر اقبال قریشی کی نگرانی و سرپرستی میں ہوا ۔

چک ۲۰ ملکوال، باغ و بہار خانپور اور مردان میں متعدد قادیانی خاندانوں نے اسلام قبول کر کے مرزا قادیانی کی لعنت کا جوا اپنی گردن سے اتار پھینکا

منڈی بہاؤالدین (نمائندہ ختم نبوت) ملکوال ۲۰ چک میں ۲۰ قادیانی مسلمان ہو گئے خاندان کے سرکردہ افراد کے نام یہ ہیں کیپٹن شاہنواز شہوار ولد حسن محمد، صوبیدار محمد عظیم ولد محبت خان، محمد عزیز ولد سردار خان، محمد فاروق ولد نظر محمد نے مرکزی جامع مسجد ملکوال کے خطیب حضرت مولانا علامہ سرفراز محمد صاحب مدظلہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا ہے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد ان لوگوں نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی انگریز کا پٹھو اور عالم اسلام کا سب سے بڑا دشمن تھا اس کے حواری پاکستان کے دشمن ہیں۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم اب ختم نبوت پر مکمل ایمان رکھتے ہیں مرزا احمد قادیانی جھوٹوں اور مکاروں کا سردار تھا یاد رہے کہ قادیانی عبادت گاہ ۲۰ چک میں علاقہ ملکوال مجسٹریٹ نے جناب رائے غلام حسین صاحب ایس ایچ او تھانہ ملکوال کے ہمراہ قادیانی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کو اتار کر محفوظ کر دیا ہے علاقہ میں قادیانی سرگرمیاں انتہائی خطرہ کی حد تک بڑھ چکی ہیں قادیانی آرڈیننس (۲۹۸) کی مسلسل خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ علاقہ انتظامیہ انتہائی سستی کا مظاہرہ کرتی رہتی ہے انتظامیہ کا رخ یہ ہے کہ جہاں حالات خراب ہوتے ہیں وہاں پر پھر کاروائی کرتی ہے انتظامیہ سے بار بار اپیل کی ہے کہ شاہ تاج شوگر ملز میں قادیانی نے عبادت گاہ سے قادیانی آرڈیننس ۲۹۸ سی کی خلاف ورزی پر قادیانیوں کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا قاضی محمد عبدالشہریار نے علاقہ کا تفصیل سے دورہ کیا ان کے ہمراہ ملک محمد یامین قادری نے بھی دورہ کیا۔ جامع مسجد نور جامع مسجد کچہری جامع مسجد الہی میں قاضی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں قادیانیوں کا تعاقب کر رہی ہے اور ان کا تعاقب جاری رہے گا مرزا قادیانی انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا منڈی بہاؤالدین کے چند وکلاء نے اپنی قربی خدمات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو پیش کر دی ہیں۔ حاجی عبدالغفار گوندل ایڈووکیٹ، چوہدری احمد یونس ایڈووکیٹ، چوہدری ریاض احمد ایڈووکیٹ، راجہ فاروق احمد ایڈووکیٹ، چوہدری غضنفر علی رانجھا ایڈووکیٹ نے کہا کہ ہم ہر وقت قادیانیوں کے تعاقب کو تیار ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما حاجی محمد اسلم، محمد رزاق، راجہ مظفر، محمد بشیر راجہ اللہ دتہ منڈی بہاؤالدین مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما حاجی ایم رشید میاں، محمد مشتاق، ملک سرفراز طاہر، علاؤالدین پیرزادہ افتخار اقبال انجم پیرزادہ، ملک طاہر محمود انجم، الحاج جاوید اقبال چغتائی، خان اکرام اللہ، صادق حسین بالو محمد یامین، ملک منظور محمود، ملک محمد اسحاق، محمد ندیم عرف بوٹا نے ضلع گجرات کی انتظامیہ سے اپیل ہے کہ شاہ تاج شوگر ملز میں قادیانی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کو فوراً اتارا جائے اور علاقہ میں قادیانی تبلیغی سرگرمیوں کا فوراً نوٹس لیا جائے۔ اور ان لوگوں کے خلاف آرڈیننس قادیانی سی ۲۹۸ کی خلاف ورزی پر مقدمہ درج کیا جائے۔

مردان

مردان کے مشہور قادیانی گھرانے کے سربراہ قاضی نثار احمد کے بیٹے قاضی اظہر احمد و دیگر اہل خانہ نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کیا۔ انجمن نوجوانان ختم نبوت مردان نے قاضی نثار اور اس کے بیٹے کے اعزاز میں عظیم الشان استقبالیہ بازار کمیٹی گنج میں دیا اس موقع پر ایک بڑا جلسہ بھی ہوا۔ جلسے سے جماعت اسلامی کے ڈاکٹر عزیز فاروقی، جمعیت علماء اسلام کے حافظ حسین احمد، ختم نبوت کے صوبائی رہنما مولانا نورالحق نور نے خطاب کیا اس سے پہلے قاضی نثار جب جلسہ گاہ پہنچے تو ان کا گرمجوشی سے استقبال کیا گیا، ہوائی فائرنگ کی گئی اور پھولوں کی پتیاں نچھاور کی گئیں قاضی نثار نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ابھی تک ہمارا خاندان تاریکی کی زندگی گزار رہا تھا لیکن اب ہم نے کامیابی اور روشنی کی راہ پائی ہے انہوں نے کہا کہ جب ربوہ میں قادیانی رہنماؤں کو معلوم ہوا کہ ہم اسلام قبول کر رہے ہیں تو وہاں سے خصوصی کیسٹ بھجوائے گئے اور ہم کو دھمکیاں بھی دی گئیں لیکن ہم نے ایک صحیح راہ پائی ہے ان کی دھمکیوں کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس راہ میں قدم رکھ رہے ہیں۔

باغ و بہار تحصیل خان پور

باغ و بہار (نمائندہ ختم نبوت) باغ و بہار کے ایک نواحی گاؤں موتی والا کی جامع مسجد میں عبدالحمید اور اس کے اہل و عیال نے مرزائیت سے توبہ کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ جن کی تعداد پانچ ہے یاد رہے کہ عبدالحمید کا ایک بیٹا عبدالرحمٰن چند ماہ قبل مسلمان ہو گیا تھا جو کہ تیسری جماعت کا طالب علم ہے اور اس نے اپنے والدین کے ساتھ مکمل بائیکاٹ کر رکھا تھا عبدالرحمٰن کے علاوہ تین افراد نے مذہب اسلام قبول کیا تھا اس طرح اب تک باغ و بہار میں مرزائیت ترک کر کے اسلام قبول کرنے والوں کی مجموعی تعداد ۹ ہو چکی ہے۔ انہوں نے واضح اقرار کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کذاب دجال مکار، مرتد، کافر اور زندیق ہے۔ اور اس کے پیروکار بھی کافر ہیں۔ مرزائیت جھوٹا مذہب ہے اور اسلام سچا دین ہے

معراج محمد خان کے بیان پر احتجاج

ایم آر ڈی کے لیڈر معراج محمد خان نے روزنامہ جنگ ۱۲ فروری کا میں اپنے بیان کے مطابق کہا کہ قادیانیوں کو کلمہ طیبہ لکھنے اور لگانے سے روکنا درست نہیں اور قادیانیوں کو کافر قرار دینا سیاسی بات ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی ڈویژن کے ناظم نشریات مولانا منظور احمد الحسینی نے معراج محمد خان کے اس بیان پر شدید احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اس طرح سے قادیانیت نوازی کا ثبوت دے کر مسلمانان عالم کے جذبات کو مجروح کیا ہے کیونکہ پوری اسلامی دنیا قادیانیوں کے کفر پر متفق ہے مسئلہ ہرگز سیاسی نہیں ہے نیز اس طرح سے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کی بھی صراحتاً خلاف ورزی کی گئی ہے۔

قادیانی افسروں کو نکالا جائے۔ مولوی فقیر محمد

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے صوبائی وزیر اعلیٰ میاں نواز شریف اور جاوید اقبال کی ناروے کی تقریر اور غیر اسلامی نظریات کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ ایسے غیر اسلامی نظریات و عقائد کے حامل کو عہدے سے الگ کرکے مسلمانوں کے جذبات کا احترام کیا جائے۔

چیچہ وطنی کے نواحی چک سے قادیانی مردہ اکھاڑ پھینکا

چیچہ وطنی کے نواحی گاؤں چک نمبر ۳۰/۱۲ ایل میں قادیانیوں نے جان بوجھ کر مسلم قبرستان میں ایک مردہ دفن کر دیا جب کہ مرنے والے کی وصیت تھی کہ مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے قادیانی مردے کو وہاں سے نکلوا دیا ہے۔

بقیہ ——— اداریہ

اسی سوونیر کے صفحہ ۲۳ پر قادیانی نوجوانوں کو یوں اشارہ دیا گیا ہے

نظام عدل بدل کے رکھ دیں نظام نو کے ستون بن کر
جو سمجھیں خدام احمدیت مرا کہ یہ مرا اشارہ

مرزا طاہر کے پیغام اور اس شعر سے یہی تاثر ملتا ہے کہ مرزا طاہر نے جو طبل جنگ بجایا تھا اس کا آغاز کر دیا گیا ہے قاضی احمد میں ایک قادیانی کے ہاتھوں ایک مسلمان نوجوان کی شہادت اس سلسلہ کی کڑی ہے ——— صوبہ سندھ میں گذشتہ سالوں میں جو تحریکیں چلیں ان میں زیادہ تر جلاؤ گھیراؤ لوٹ مار کے واقعات انہی علاقوں میں ہوئے جہاں قادیانی آباد ہیں، یہ سب کچھ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ہو رہا ہے، اور اس ڈور کا سرا مرزا طاہر کے ہاتھ میں ہے۔

ہم پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ قاضی احمد نواب شاہ میں مسلمان طالب علم کے قتل کے ذمہ دار قادیانیوں کو فوراً گرفتار کیا جائے ورنہ اگر اس میں لیت و لعل یا تاخیری حربوں سے کام لیا گیا تو اس کے نتائج سنگین برآمد ہوں گے۔

شاہ فیصل کالونی میں ایک مسجد کو آگ لگا دی گئی

یہ قادیانی گوریلوں ہی کی کارروائی ہو سکتی ہے

شاہ فیصل کالونی کراچی ایک عرصہ سے فتنہ و فساد کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے، کچھ نامعلوم شرپسند موٹر سائیکلوں پر سوار ہو کر آتے ہیں اور دوکانوں وغیرہ کو بم اڑا کر رفو چکر ہو جاتے ہیں، گذشتہ ۲۸ فروری کو چند نامعلوم افراد نے جہاں متعدد دکانوں کو آگ لگائی وہاں کچھ ایسے بھی شرپسند تھے جنہوں نے خدا کے گھر مسجد کو بھی معاف نہیں کیا۔ ظاہر ہے کہ مسلمان عملی طور پر کتنا ہی کمزور کیوں نہ ہو مسجد کو ہرگز آگ نہیں لگا سکتا، کوئی غیر مسلم بھی ایسی حرکت نہیں کر سکتا اس لیے کہ ان کے مندر اور گرجے موجود ہیں، لامحالہ یہی تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ قادیانیوں کی شرارت ہو سکتی ہے، کیونکہ جن کے نزدیک مرزا قادیانی خود "محمد رسول اللہ" ہو سکتا ہے اور جو قادیان کو مکہ و مدینہ اور اپنے سالانہ جلسہ کو "حج" کا درجہ دیتے ہوں ان کے نزدیک مسجد کی کیا وقعت ہو سکتی ہے۔ یہاں کے عوامی حلقوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی سرگرمیوں کا فوراً نوٹس لیا جائے۔

بقیہ ——— مناظرہ

اللہ وسایا ولد محمد رمضان مبلغ ختم نبوت اور جناب رانا بشارت احمد ولد رانا محمد ابراہیم نائب اسٹیشن ماسٹر چک عبداللہ (مرزائی) کے درمیان آج ۲۵/۱۲ کو مسجد اڈہ چک عبداللہ میں بیسیوں مسلمانوں کی موجودگی میں گفتگو ہوئی جس میں مندرجہ ذیل حوالہ جات پیش ہوئے۔

(۱) مرزا غلام احمد نے حضور علیہ السلام کی توہین کی ہے اور لکھا ہے۔ ان کا اپنا مکتوب ان کے اپنی جماعت کے رسالہ میں چھپا ہوا موجود ہے کہ حضور علیہ السلام نعوذ باللہ سور کی چربی استعمال کیا کرتے تھے۔

(۲) مرزا غلام احمد قادیانی کے ایک مرید نے مرزا غلام احمد کے متعلق لکھا ہے اور چھپا ہوا موجود ہے کہ

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

ان کی اپنی جماعت کے رسالہ میں ہے۔

(باقی آئندہ)

بقیہ ——— رحم دلی

بھی کر لیا کہ میں نے حضورؐ کو زہر دیا لیکن حضورؐ نے اپنا انتقام نہیں لیا۔ لبید بن اعصم نے حضورؐ پر جادو کیا، حضورؐ کو اس کا علم بھی ہو گیا۔ مگر حضورؐ نے اس واقعہ کا چرچا بھی گوارا نہیں کیا۔ غرض دو چار واقعات نہیں، ہزاروں واقعات حضورؐ کے دشمنوں پر رحم و کرم کے ہیں (استغفار)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ تم اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے، جب تک ایک دوسرے کے ساتھ رحم کا برتاؤ نہ کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص تو رحم کرتا ہی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ یہ رحم نہیں ہے جو اپنے ہی کے ساتھ ہو بلکہ رحم وہ ہے جو عام ہو۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکان میں تشریف لے گئے۔ وہاں چند قریش کے حضرات بیٹھے ہوئے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ یہ سلطنت اور حکومت کا سلسلہ قریش میں رہے

گا۔ جب تک وہ یہ معمول رکھیں گے جو اُن سے رحم کی درخواست کرے اس پر رحم کریں، جب کوئی حکم لگائیں تو عدل کا لحاظ رکھیں۔ جب کوئی چیز تقسیم کریں تو انصاف کو اختیار کریں اور جو شخص ان امور کا خیال نہ کرے اس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت، سارے آدمیوں کی لعنت۔

ایک مرتبہ حضورؐ ایک مکان میں تشریف لے گئے جہاں مہاجرین اور انصار کی ایک جماعت تشریف رکھتی تھی حضورؐ تشریف لائے دیکھ کر ہر شخص اپنی جگہ سے ہٹ گیا، اس امید پر کہ حضورؐ وہاں تشریف رکھیں، حضورؐ دروازہ پر تشریف فرما ہے اور دروازہ کی دونوں جانبوں پر ہاتھ رکھ کر ارشاد فرمایا کہ میرا تم پر بہت حق ہے۔ یہ امر سلطنت کا قریش میں رہے گا جب تک وہ تین باتوں کا اہتمام رکھیں۔ نمبر۱: جو شخص ان سے رحم کی درخواست کرے اس پر رحم کریں۔ نمبر۲: جو فیصلہ کریں انصاف سے کریں۔ نمبر۳: جو معاہدہ کسی سے کرلیں اس کو پورا کریں۔ اور جو شخص ایسا نہ کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے، فرشتوں کی لعنت ہے، تمام آدمیوں کی لعنت ہے۔

حضور پاکؐ کا ارشاد ہے کہ جو شخص ایک چڑیا کو بھی بغیر حق کے ذبح کرے گا، قیامت کے دن اس سے مطالبہ ہوگا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس کا حق کیا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا کہ ذبح کر کے اس کو کھایا جائے، یہ نہیں کہ ویسے ہی ذبح کر کے پھینک دی جائے۔ بہت سی احادیث میں یہ مضمون وارد ہوا ہے کہ غلام جو تمہارے ماتحت ہیں ان کو اس چیز سے کھلاؤ جس سے خود کھاتے ہو اس چیز سے پہناؤ جس سے خود پہنتے ہو اور جس سے موافقت نہ آئے اس کو فروخت کردو اس کو عذاب میں مبتلا کرنے کا کوئی حق نہیں (ترغیب)

حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جب تمہارا کوئی خادم تمہارے لیے کوئی چیز پکا کر لائے کہ اس کی گرمی اور دھوئیں کی مشقت اس نے اٹھائی ہے تو تمہیں چاہیے کہ اس کو کھانے میں اپنے ساتھ شریک کرو۔ اگر اتنی مقدار نہ ہو کہ اس کو شریک کر سکو تو اس میں سے تھوڑا سا اُسے بھی دے دو (مشکوٰۃ)

حضورؐ کا ارشاد ہے کہ ماتحتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا مبارک ہے، اور ان کے ساتھ بد خلقی برتنا بدبختی ہے (مشکوٰۃ)

غرض ہر نوع سے حضورؐ نے مخلوق پر رحم کی تاکید فرمائی۔ مختلف نوع سے ان پر اکرام کی ترغیب فرمائی۔

بقیہ ——— مناقب اصحاب محمدؐ

لطف و کرم کے تارے تھے، رحمت رسول آخری کے محبوب مونس راحت، معتمد اور محرم راز و مشیر تھے، جن کا دل عشق مصطفیٰ، اور دماغ، تعلیمات مصطفیٰؐ سے لبریز تھا جن کی زبان سے حق گویا تھا، جن کے دل روشن پر انوار الٰہی کے پیہم نزول ہوا کرتے تھے، جن کے سینے علوم محمدیہ (صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتسلیم) سے معمور تھے، جن کی چشم بصیرت مستقبل کے دھندلکوں میں مستور حقائق کو بے حجاب دیکھ لیا کرتی تھیں، جن کے فہم رسا اور دانش نورانی نے جہاں عقل و خرد کو نئی شادابی اور تازگی ارزانی فرمائی تھی جن کی درویشی اور فقر غیور نے انسانوں کو عزت نفس اور خودداری کا درس دیا تھا لیکن ——— صد حیف! ان کی قوم ان کو بھولتی جا رہی ہے۔ ان کے قدموں کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنانے کے بجائے ان سے منہ موڑ رہی ہے قوم کی اصلاح و تعمیر کے لئے ضروری ہے کہ تعلیمی نصاب میں ہر سطح پر صحابہ کرامؓ کے عزم و عمل کو اپنے اذہان میں پختہ کیا جائے دور جدید کے بین الاقوامی اضطراب و بحران کا واحد حل یہ ہے کہ کتاب رسول، ذات رسول اور جماعت رسول کو معیار بنا کر دارین کی سعادت حاصل کی جائے۔

بقیہ ——— صدود آرڈیننس

ترقی پسندانہ قانون" کے مطالعہ کی پاکستانی مسلمانوں کو دعوت دیتا ہے۔ اس کی اور اس جیسے دوسرے نام نہاد قانون دانوں کی ساری زندگی انگریز کے قانون کفر کے مطابق فیصلے کرتے گذری ہے اور چونکہ ان کے دل و دماغ میں قانون کفر کی نجاست رچی ہوئی ہے۔ اس لئے انہیں آج بھی ہندوستان کا قانون کفر عادلانہ نظر آرہا ہے۔ انہیں انسانی حقوق کی پامالی اگر نظر آتی ہے تو صرف قانون اسلام میں۔ ——— یہ مسلمانوں کی بے حمیتی و بے غیرتی کا انتہائی نقطہ ہے کہ وہ ایک اسلامی ملک میں ایسے نابکار اور نالائق لوگوں کو اسلام اور اسلامی احکام کے خلاف لب کشائی کو برداشت کر رہے ہیں اور ایسے موذیوں سے خدا کی زمین کو پاک نہیں کر دیتے۔

وان نکثوا ایمانہم من بعد عہدہم وطعنوا فی دینکم فقاتلوا ائمۃ الکفر انہم لا ایمان لہم لعلہم ینتہون (التوبہ: ۱۲)

ترجمہ: اور اگر وہ توڑ دیں اپنی قسمیں عہد کرنے کے بعد اور عیب لگا دیں تمہارے دین میں تو لڑو کفر کے سرداروں سے بے شک ان کی قسمیں کچھ نہیں تاکہ وہ باز آجائیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا ومحمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

بقیہ ——— معجزات

امام احمدؒ نے ابن عباسؓ سے اور حاکمؒ و بیہقیؒ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب بدر کی لڑائی کے بعد کفار کے ساتھ قید ہو کر آئے تو رہائی کے لئے فدیہ (جرمانہ) کی ایک مقدار مقرر کی گئی تاکہ یہ جرمانہ ادا کر کے قیدی رہا ہوں۔

عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ جتنا جرمانہ میرے ذمہ ڈالا گیا ہے اتنا میرے پاس نہیں ہے میں کیسے ادا کر سکتا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا عباس وہ مال کیا ہوا جو تم نے ام الفضل کے پاس زمین میں دبا رکھا ہے اور تم بدر میں جاتے ہوئے اس سے کہہ آئے تھے کہ اگر میں سفر میں مارا جاؤں تو یہ میری اولاد کو ملے گا۔

حضرت عباسؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سن کر حیرت سے کہا کہ یا رسول اللہؐ! سوائے میرے اور ام الفضل کے اس مال کی اور کسی کو خبر نہ تھی، پھر عباسؓ نے اسی مال سے جس قدر جرمانہ ان پر ڈالا گیا تھا منگوا کر ادا کر دیا۔ اس سے بھی پتہ چلا کہ آپؐ نے یہ غائبانہ خبر بطور اعجاز بتادی، ورنہ حضرت عباسؓ اور ام الفضل کے علاوہ کسی کو اس مال کی خبر نہ تھی۔

بقیہ عبرتناک انجام

عیسائیوں کی تعداد | مفتی غلام احمد جھوٹے کی پیدائش قادیان ضلع گورداسپور ۱۸۳۹ء میں ہوئی تھی دعویٰ مسیح ۱۸۹۱ء میں کیا کہ عیسائی نہیں رہیں وغیرہ وغیرہ۔

ضلع گورداسپور میں عیسائیوں کی تعداد (مردم شماری تعداد

مردم شماری سال ۱۸۹۱ء عیسائی ۲۴۰۰ تھی

(جس میں متنبی غلام احمد نے دعویٰ اور بلند بانگ دعوے جات کئے)

سال ۱۹۰۱ء میں ضلع گورداسپور میں عیسائیوں کی تعداد ۱۷۴۴۳ -

متنبی غلام احمد کی وفات ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء

خلیفہ نورالدین کی وفات ۱۹۱۱ء ۲۳۳۶۵

مرزا محمود خلیفہ دوم کا زمانہ ۱۹۲۱ء/۱۹۳۱ء ۴۳۲۴۳

اس طرح متنبی غلام احمد کے خلیفہ الثانی کے دوران عیسائیوں کی تعداد ۱۸ گناہ بڑھ گئی۔

جھوٹے کا عبرتناک انجام | پنڈت لیکھرام نے اپنے دعویٰ کی تائید میں اپنی کتاب میں لکھا جواب تک موجود ہے۔ میری نسبت یہ شائع کیا ہے کہ میرے پرمیشور (ہندی لفظ یعنی خدا عام قل) کے الہام سے معلوم ہوا ہے کہ یہ شخص (متنبی غلام احمد قادیانی) مدعی نبوت و مسیحیت تین سال میں۔ ہیضہ کی بیماری سے فوت ہو جائے گا۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم شائع کردہ ۱۹۰۸ء)

ہیضہ سے موت | حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا۔ اس کے بعد ایک اور دست آیا۔ اس کے بعد پھر ایک اور دست آیا۔ پھر آپ کو قے آئی۔ جب آپ فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا۔ کہ آپ منہ کے بل چارپائی پہ گر گئے۔ اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا۔ اور حالت دگرگوں ہو گئی اس پر میں نے گھبرا کر کہا۔ اللہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ تو آپ نے کہا۔ یہ وہی ہے جو میں کہا کرتا تھا۔

(سیرت المہدی ص۱۰۹ مصنفہ مرزا بشیر احمد)

ہیضہ کا اقرار | حضرت مرزا صاحب جس رات بیمار ہوئے۔ اس وقت میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی۔ تو مجھے جگا دیا۔ جب میں حضرت صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مخاطب ہو کر فرمایا۔ میر صاحب۔ مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔ جہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے دن آپ کا انتقال ہو گیا۔ مرزا غلام احمد کے خود نوشتہ حالات، حیات ناصر مصنفہ یعقوب علی شیخ

خواجہ کمال الدین احمدی وکیل متنبی غلام احمد کی موت

چند روز ہوئے مجھے ایک قادیانی بزرگ سے جو لاہور میں سکونت پذیر ہیں۔ ملاقات کا شرف ہوا۔ اثنا گفتگو میں میرے منہ سے نکل گیا کہ خواجہ کمال الدین مرحوم موت کے وقت بہت خوش تھے۔ وہ بزرگ جھٹ بول اٹھے یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ محمود کا دشمن موت کے وقت بہت خوش ہو۔ موت کے وقت خواجہ صاحب کے منہ سے پاخانہ نکل رہا تھا میں نے اس بزرگ سے دریافت کیا کہ آپ نے خواجہ صاحب کو دیکھا؟ ارشاد ہوا دیکھا تو نہیں مگر میں جو کہتا ہوں۔ سچ ہے۔

میں نے آیت قرآن کریم کی طرف توجہ دلائی۔ مگر بے سود۔ مجھے بہت تعجب ہوا۔ کل۔ ایسے ہی الفاظ مخالفین حضرت مسیح موعود کے متعلق کہتے تھے (یعنی غلام احمد کے منہ سے پاخانہ نکل رہا تھا) ناقل (اخبار پیغام صلح لاہور نمبر ۱۳۔ جلد ۲۷ مضمون چوہدری محمد اسمٰعیل احمد)

خلیفہ نورالدین کی موت | کہاں مولوی نورالدین کا حضرت مسیح موعود کو نبی اللہ۔ رسول اللہ اور اسمہ احمد کا مصداق یقین کرنا اور کہاں وہ حالت کہ وصیت کے وقت مسیح موعود کی رسالت کا اشارہ تک نہ کرنا... استقامت میں فرق آجانا۔ پھر بطور سزا کے گھوڑے سے گر کر مرنا۔ آخر مرنے سے پہلے کئی دنوں تک تک بولنے سے لاچار ہو جانا اور نہایت مفلسی میں مرنا آئندہ جہان میں بھی کچھ سزا اٹھانا... اور اس کے بعد ان کے جوان فرزند۔ عبدالحی کا عنفوان شباب میں مرنا اس کی بیوی کا تباہ کن طریق سے کسی اور جگہ نکاح کر لینا وغیرہ... یہ سب باتیں کچھ کم عبرت انگیز نہ تھیں۔

پیغام صلح کا اشتہار۔ گنجینہ صداقت کا اقتباس

منقول از الفضل مورخہ ۲۳ر فروری ۱۹۲۲ء

مولوی عبدالکریم فرشتہ کی عبرتناک موت

(فرشتہ نمبر۲) مولوی عبدالکریم کی موت کاربنکل کے پھوڑے سے ہوئی۔ مولوی صاحب چیخیں چلاتے تھے۔ ان کی تکلیف مرزا غلام احمد سے دیکھی نہ جاتی تھی اس لیے تیمارداری کے لئے قریب نہ گئے۔ ڈاکٹروں نے ان کا جسم چیر پھاڑ دیا۔ وہ درد سے کراہتے رہتے تھے۔ کہ موت واقع ہو گئی۔ (سیرت المہدی حصہ اول ص۲۷)

★★★★★★★★★★

یہ بڑی قربانی ہے

نصر اللہ ساگر گلی کرتواں کوئٹہ

رسالہ ہفت روزہ ختم نبوت کی اشاعت عقیدہ ختم نبوت اور حضرت محمدؐ کی رسالت کی حفاظت کے لئے ایک بڑی قربانی ہے اور قربانی کے ساتھ ساتھ بڑے فریضہ کی ادائگی ہے کیونکہ ختم نبوت پر ایمان مسلمان کے عقیدے میں اہم مقام رکھتا ہے جس کے بغیر مسلمان مسلمان نہیں ہو سکتا۔ بلکہ کلمہ طیبہ پڑھنے کے بعد اگر کوئی ختم نبوت پر ایمان نہ رکھے تو وہ مرتد بن جاتا ہے۔ اور واجب القتل ہو جاتا ہے۔ ہم خدا پاک سے دعا کرتے ہیں کہ یہ ہفت روزہ رسالہ روز نامہ بن جائے۔ اور خدا پاک آپ کی قربانیاں قبول فرمائیں۔

آخر میں میں تمام مسلمانوں سے گزارش کرتا ہوں۔ کہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کی خاطر اس رسالہ کی اشاعت میں مجاہدین ختم نبوت سے ہر ممکن تعاون کریں کیونکہ مجلس ختم نبوت کے ساتھ تعاون ہمارا ایمانی فریضہ ہے۔

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

مرزا سے خطاب

نوٹ : یہ نظم رنگون برما سے شائع ہونے والے ایک رسالہ سے لی گئی ہے جو محرم ۱۳۸۱ھ میں شائع ہوئی تھی، شاعر کا نام معلوم نہیں ہوسکا

تری زباں میں اے بے ادب لگام نہیں
تجھے مزہ نہ چکھا دوں تو میرا نام نہیں

اٹھے جو ہاتھ نبیؐ کی طرف وہ ٹوٹ گئے
ابھی پڑا تجھے "تبّت یدا" سے کام نہیں

قرآں کے بعد کوئی اور تذکرہ کیا ہے
تری نگاہ میں اللہ کا کلام نہیں

سنبھل، عذابِ الٰہی کا وقت آپہنچا
خدا کا وعدہ کسی کا خیالِ خام نہیں

ابھی تو اور بھی ہوں گے مسیلمہ پیدا
یہ قصہ اک تری ذات پر تمام نہیں

خدائے واحد و قہّار کی قسم غلام احمد!
فروغ بھی کسی کذّاب کو مدام نہیں

ہاں عشقِ محمدؐ کا ذرا سوز دکھا دے
مرزا کے دعاوی میں پھر اک آگ لگا دے
اور قادیاں کے قلعہ کو توپوں سے گرا دے
ہر دشت میں وحدت کا چمن زار کھلا دے